

رتبہ اعلیٰ سے مجتہدین کے مشابہ
ہو شتا ورنج اُسکی بحب عظمت کا ملام
کب شتا اُس کی ادا ہووے کسی انسان سے
اُسکے جو نور محبت سے ہوا ہر بہرہ مند
دل سے پڑھنا ہوں میں اس ذات مقدس پرورد

فیج مرسل کا گرامی تروری مسلمان
خوان عسرت کا میل اُسکے سلام
مدح جس نور خدا کی زیور تیراں ہو
رد و عالم بے شبہ وہ قابل عنوان
اسطرح حکم الہی واجب انسان ہے

در مدح آل اطہار و صحاب کبار

اور انکی آل اور صحاب پر کہ جنہوں نے تیغ زبان و زبان سے دین کی تائید کر کے کفر شرک کی لہ بچاں دوئی
قطعہ

آل اور اصحاب رض پر ہوا اُسکے نازل فضل پر
سعی سے جسکے ہوا ہر کفر منفقو و از جہان

نجکا اعلیٰ مرتبہ در حضرت سبحان ہر
شرق سے تا غرب یکسر جاوہ ایمان ہر

مفسر پیچھے بوجھا چاہئے کہ دین اسلام فی الحقیقت اگر چہ حق اور سچا اور بلند و برتر ہے لیکن کافر لوگ شتا
ہمازے ملک کے بزعم وغیرہ اپنے کفر کی بدچال مسلمانوں کے سامنے بہتر اور افضل دکھا کر
دین اسلام کو حقیر اور کمتر سمجھتے ہیں اور اپنے ذیوں کے قصے اور اواروں کی حکایتیں بناوٹ کے
ساتھ مسلمانوں کے روبرو بیان کر کے اپنے کفر کی صداقت ظاہر کرتے ہیں اور اکثر مسلمان اگرچہ
اُنکے ساتھ نفرت پر رویت کر کے اپنی کتاب محمدی کے دلائل سے اسلام کی بلندی اور حقیت
ثابت کرتے ہیں پر در کفار و منافقوں کی کتاب کو کچھ مطلق مانے نہیں بلکہ اپنے شرک و کفر کی
بلندی پر تکلف دکھاتے ہیں سننے میں آنا اس سیکھنے کے اُنکے اکثر نپوٹ اور بھٹ وغیرہ ان کے
بڑے بڑے شباب تیروں کے ساتھ مباحثہ اور مناظرہ کر کے اُنکے شتا اور پوچھنوں سے اور دلائل
عقلیہ سے اُنکو عاجز اور لاجوابی کرتا رہا اور وہ اکثر وقت جواب دہی سے لاجواب و لاجواب ہو کر
اسلام کے مفید ہوتے رہے بلکہ بعض اسلامت بھی شرف ہوئے ہیں اس لئے بعض انھوں صفا
اور اہل وفاد و دست خالص اور محب خالص اس کتیرے کو رخصتہ دیکے کہنے لگے جو سوال و جواب

ہندوؤں کے رد میں یاد ہوں سو ایک رسالے میں ایکسان جمع کرنے سے اس ملک کے مسلمانوں کو
یہاں کے کافروں کے ساتھ بحث و تقریر کا وسیلہ اور جہاں بانی کا سبب ہو گا اور اسکے باعث اگر
کوئی توفیق الہی سے اسلام پر آ جاوے تو اسکا ثواب ٹکلو بھی ملے و بنا علیہ وہ مباحثہ اور
مناظرہ ویسا ہی فقط مسلمان اور ہندو کا تخصیص رکھ کر تمام و کمال سوال و جواب کی تقریر اس
طریق سے لکھی ہو کہ گویا ایک ہی ہندو سے مناظرہ ہو اور عبارات انشائیہ واستعارات بیسی
اور بعض الفاظ مغلقہ اردو وغیرہ کے جو اس ملک کے عام لوگوں میں غیر متعل ہیں چھوڑ کے
عام محاورہ کے موافق ایسی سلیس عبارت لکھی ہو کہ ہر ایک خاص و عام حرف شناس اسکے مطلب
ایک سریے مطالعہ کر کے جلد سمجھ لیوں اور شرک و کفر سے واقف ہو کر کافروں کے ساتھ مباحثہ اور
مناظرے میں کٹر و انفرقی ذلت اور اسلام کی فوقیت دکھا کر اہم پریشانی غالب رہیں اور توفیق الہی

ہی زبان میں بیخ جس صورت سے کافر کش ملام
ہی زوال کفر سے اسلام کی بڑھتی سلا
کافروں کی ہندست سے بہتر آن میں
ہو کلام رد شرک داخل حکم جہاں
ہو اہانت کافروں کے لیش کی ہر دم ضرور
نیزہ آسا خامہ مشکین بسیدال سخن
دیکھ یہ لقت پر با برہان قاطع بت شکن
اس رسالہ کا یہ محکم کہ نظر قصر بلند
کفر کے اس سے پریشان ہووین ہر ساعت ق
ہو سواد دیدہ اسلام کونت اس سے نور
مومنوں کے ہاتھ میں یہ سیف قاطع دیکھ کیجیے
ہیں مضامین اسکے نت سرگرم در بازار دین

سے آنکوا سلام پر لاوین اشعار
اس منظر بیخ زبان بھی سر بے نشان ہو
مہر کے آگے سیاہی شب کی میمان ہو
دیکھ یہ آیت کی معنی گرتجھ عرفان ہو
آیت و اغلاظ علیہم صاف یہ زبان ہو
دیکھ یہ بیخ زبان بھی کاسر اوتان ہو
ہر غلط کافر کشتی پرست بعد ہر آن ہو
عقل سب آرزو شون کی سر بے چران ہو
در تہ افلاک ہر اک بت کدہ ویران ہو
واہ کی شیرازہ بندی اسکی بانسیان ہو
ناک میکس دریا ض دیدہ شیطان ہو
تنگ کفار و پیہ ہر دم کفر کا میران ہو

جس طرح غارت ہمیشہ کفر کی دکان ہو
 گرچہ ظاہر محفل آرا صورت مستیزن ہو
 طرفہ بہر حق پرستان گلشن ایقان ہو
 کافرون کو جیسی نفرت استے نشانیان ہو
 شرک در گرداب ہی افر کفر در طوفان ہو
 دار دنیا میں جو مومن صاحب اذعان ہو
 بندہ عاصی پہ جبکا سربس احسان ہو
 رکھ لے دل شاد و ایم اسکا جو جوان ہو
 مبدہ مسکین ہمیشہ طالبِ غفران ہو

مکتبہ توحید اسکے ہر سخن میں ہر سہارا
 بلو بعبظ ظاہر پر سپون کی ہر بازاری
 اس رسالہ کی تو لازم تر ہے ویندار و ملک
 مشرکوں کے کیوں نہ ہو جاوین جگہ اس سبکباب
 طرفہ اس سیرچمن سے ہو دے ہر دم شاد کا
 مانگتا ہوں میں جناب کبریا سے یہ دعا
 یا الہی کر لے مرغوب طبع خاص و عام
 خیر کر اس عاجز بیکس کا یارب خاتمہ
 وَ بِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ وَ الْهُدٰیۃُ اللّٰهُمَّ اَعِزَّنَا

اَلْاِسْلَامَ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ اَذِلَّ الشِّرْکَ وَ الْمُشْرِکِیْنَ بِحَمْدِ الْقُرْآنِ الْعَظِیْمِ وَ التَّوْحِیْدِ الْکَرِیْمِ بِالْحَدِّ الْمُسْلِمِیْنَ آمِنِ

آغاز مناظرہ مسلمان اور ہندو نا۔

سنا چاہئے کہ یہ مسکین ایک روز کسی رفیق شفیق کے گھر کے صحن میں بطریق نقض چیتہ بھج
 کبار ذوی الملا اعتبار کے بیٹھ کر و غلط و نصیحت کی باتیں کر رہا تھا اتفاقاً ایک نینڈت معینہ
 برہمن وہاں آنکلا اور احکام اسلامیہ کہ جو وہاں بیان ہوتے تھے سنا کر کہنے لگا کہ بعض رسوم
 و آئین مسلمانوں کے بہت ہی خوب اور بام غوب نظر آتے ہیں تب اس مسکین نے اسکی نقیب کلام
 کے لئے کہ جو لفظ بعض سے مفہوم ہو جواب دیا کہ ہمارا ج تم کیا کہتے ہو اگر انصاف کی راہ سے دیکھو
 تو ہم مسلمانوں کے دین و آئین میں کوئی بات لایق ناپسندی کے نہیں بلکہ سب کے سب خوب
 اور پسندیدہ ہیں اگرچہ بعض نیک کام اور دین کے رسوم اور اسلام کے احکام تم جیسے بدین
 اور مشرکوں کافروں کی نظر میں سبب انکی جہالت اور گمراہی اور گرفت دلی کے جو معرفت
 حق و باطل سے بے بہرہ و قاصر ہیں ظاہر میں پسند نہیں معلوم ہوتی پر اسکا کیا اعتبار نہ رکھنے
 لگا صاحب تمنے کہاں سے معلوم کیا کہ ہم لوگ بے دین اور مشرک اور کافر ہیں ہم بھی ایک دین

واین پر سوچا ہے وہم کے موافق خدا کی بندگی میں ہمیشہ رہتے ہیں بھلا اگر یہ دعویٰ تمہارا حق اور سچا ہے تو اسکی وجہ بیان کر کے تحقیق کر دیجئے نہیں تو ہم لوگوں پر بے دینی اور شرک و کفر کا اطلاق کرنا چھوڑ دیجئے اس مسکین نے کہا ہم لوگ جو تم جیسے ہندوؤں کو کافر و مشرک اور بے دین کہتے ہیں سو حق اور سچا ہے اور اسکا ثابت کر دینا بھی کچھ بڑی بات نہیں پر کیا کریں میری کوئی اضافہ چھوڑنا ہے اور جہالت سے لینے ہی مذہب کا پاس کیا کرتا ہے اور نفسانیت پر کر کے فائدہ سرچاتا ہے ہندو کہنے لگا دین و مذہب کی محبت اور تقیر میں جہالت اور نفسانیت کا دخل اور شرک و اضافہ کا کوئی عمل ہے بھلا اگر تم اضافہ کی راہ سے ہمیں قایل کرو گے تو البتہ تم بھی خوب حق بات سے ٹکرانگے یہ کہا اور ویسا ہی سوال کیا ہندو کا سوال کہو صاحب تم مسلمان لوگ ہم جیسے ہندوؤں کو کس لئے بدین اور کافر اور مشرک کہتے ہو۔ مسلمان کا جواب تمہارا اور ہمارا ایک خدا و وحدہ لا شریک ہے اور تم لوگوں نے اس خداے واحد کے سوا اسے پیدا کئے ہوئے ایشور اور برہمہ اور ویشنو یعنی ناراین جیسے یوں کو انجہ انجہ اس لئے نامہ مشرک اور کافر کہتے ہیں اور تمہارے واسطے کوئی معجزہ اور

کتاب زمین اسوا سطر تم کو بدین بولتے ہیں عامی	ہم تمہارا ایشور ویشنو اور برہمہ جب خدا
کافر و مشرک تعین ہیں ہم کہتے حق سے جدا	اور برہمہ یعنی تمہاری ہی نہیں تم کو کتاب
ہیں تمہارے واسطے علامت خدا تمہارے خدا	ہندو بولا ایشور اور برہمہ اور ویشنو سب اس

خداے واحد کے نام میں ایشور یعنی ذات خدا اور برہمہ یعنی پیدا کر نیوالا اور ویشنو یعنی نگاہ رکھنے والا ہے ایشور خدا کی ذات کا نام اور برہمہ اور ویشنو اس کی صفات کے نام ہیں جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے یعنی پیدا کر نیوالا اور حفظ یعنی نگاہ

رکھنے والا اسکی صفات کے نام ہیں بنا براسکے تمہارے اور ہمارے اعتقادات میں سوائے زبان کے کچھ دوسرا فرق نظر نہیں آتا اور فقط زبان کا فرق ہونے میں کچھ قباحت بھی نہیں بلکہ تمہاری سہ زبانی اور ہندو درازی ہے جو تم لوگ ہم لوگوں پر شرک و کفر کا اطلاق کرتے ہو اور ہمارے لئے کوئی پیغمبر اور کتاب نہیں کہہ سکتے ہو سو بھی عمت تکلیف ہے کیونکہ جیسا تمہارے نزدیک

یہ:

ایک لاکھ اسی یا چالیس ہزار سمیٹ دیا گیا ہوتا ہے اور یہی علم ہے جو ہر انسان کے لئے ہے۔
 نیت ہن اور تمہارے واسطے جیسی فرقان کتاب ہو ویسی ہی ہمارے لئے بھی یہی علم ہے۔
 ہر مسلمان کا جواب پنکھات پونھی جو مختصر چار بیس کی ہے اس میں لکھا ہے کہ اگر بری نیت سے اپنی نیت
 غیب سے برہمہ کو ظاہر کر کے پیدا کرنے والا ہوا اور دیش نو کو پیدا کر کے نگاہ رکھنے والا ہوا اور
 پس یہ مضمون اگرچہ تمہارے مدعا کے موافق ہے سب کا سب غلط اور جھوٹ ہے کیونکہ اگر ایشور اور
 برہمہ اور دیش نو تینوں ایک ہی ذات کے نام ہوتے اور فقط ذات و صفات کا فرق ہوتا تو پھر
 تینوں کے لئے جذبے جذبے جو زمین اور علاحدہ علاحدہ تہتیارین اور خاص سواری ہوتی
 اور نشانہ اور پونھیوں سے ثابت ہے کہ ایشو کی جو روپا رتبی اور تہتیار اس کا ترسول اور سواری
 اسکی میل تھی اور برہمہ کی جو روپا رتبی تہتیار اس کا کنول یا کنڈ لو اور سواری اسکی ہانس
 تھی اور دیش نو کی جو روپا رتبی اور تہتیار اسکا چکر اور سواری اسکی گروڈ تھی جیسا کہ دیش نو
 شاستر میں مذکور ہے اور چاری نے لکھا ہے کہ خداے واحد نے اپنی قدرت کاملہ سے آسمان اور زمین
 بنایا پھر انکی نگاہانی کے لئے تین ستو گون ظہور میں لایا ایک ستو گون یعنی عقل کہ جسکی
 صورت دیش نو اور عقل اصل میں چالاک کی رکھتی ہے اس لئے اسکی سواری گروڈ اور تہتیار اس کا
 چکر اور جو روپا رتبی تھی اور دوسرا ستو گون یعنی غصہ کہ جسکی صورت مہادیو یعنی ایشور اور غصہ
 اصل میں اجمتی ہے اس لئے اسکی سواری میل اور تہتیار اسکا ترسول اور عورت اسکی پار تھی یعنی
 صورت منجوس ہے مہادیو گون کہ اسے راجن بھی کہتے ہیں یعنی راجا کے جیسا ہم عقل اور غصہ
 کہ جسکی شکل برہمہ ہے اور وہ میدانے درجے میں ہے اس لئے اسکی سواری ہانس کہ کبھی گندا اور کبھی
 چلتا ہے اور تہتیار اس کا کنڈ لو یا کنول کہ امرت سے بھرا ہے اور جو روپا رتبی اسکی ساد تری کہ لباس متوسط
 رکھتی ہے اور اسی دوشیت پیدائش شاستر کے مضمون پر حرف ہجائی سے اشارہ کر کے کسی پت
 نے ایک بیت کہی ہے بیت برنا چلتی گزرتی ہے گہسوا پز انوار پلا سہت رچھا کرین جو باہراج تمار
 یعنی مراد بت سے برہمہ سے مراد یعنی ایشور نامے نامہ میں ہے یعنی دیش نو سے چکر تہتیار نارین

شاستر
 دو

کاف سے کنول یا کندلو برہمہ کاتی سے ترسول ہتھیارایشور کا کہ ہاتھ لیکر ب سے بل سوارا
 ایشور کی گائے سے گرد سوارا ناراین کی تھے سے ہانس آو سے پرندہ یعنی ہانس پرندہ جو سوارا ہی
 کی ہر پ سے پاربتی جو و ایشور کی لاک سے لچھی عورت ویشنو کی اور لائف لاکا ایراد ہی مین سے
 سادتری جو برہمہ کی بہت فائدہ رہ چکا کرین نگاہ بانی کرین حاصل معنے اس بیت کی یہ ہے کہ برہمہ اور
 ایشور ناراین اپنا اپنا ہتھیار ہاتھ میں لیکر اپنی اپنی سواری اور جو رولن کے ساتھ تمھارے فائدہ کی گھبانی
 کرین تا تمھارا لچ بڑھے غرض ایسے فائنتر اور پو تھیون سے اور مغتر بند تون کے قول سے بھی ثابت ہے کہ
 اور ایشور اور ویشنو تینوں بھی اپنی اپنی ذات سے جدے جدے موجود تھے اور انکی سواری اور ہتھیار
 اور جو رولن بھی علیحدہ علیحدہ تھین پس دعوی تمھارا تینوں ایک ہونے کا اور ایشور ذات خدا اور برہمہ اور
 ویشنو ایک صفات ہے جو بے کلامتوں راطل اور جو ہٹھے ہوا ہے ^{مکان} ثابت ہوا کہ تم لوگوں نے ان تینوں کو اپنے
 خدا ٹھہرائے ہیں اور دوسرے شاستر اور پو تھیون سے یہ بھی ثابت ہے کہ ان تینوں کے سواے تمھارے
 دوسرے بھی بہت سے خدا ہیں چنانچہ اذوت بیدانت شاستر میں شکر آچاری نے کہا ہے کہ آسمان میں
 پتھر آدمی جانور دیو پرسی فرشتے وغیرہ سب خدا ہیں اور جہاں گوت یعنی کے نوین اسکن میں لکھا ہے
 کہ آسمان ہوا آتش پانی خاک ملکہ ہمیں سب مہا بوت کہ اسنے شیو سکتی یعنی باب بھی کہتے ہیں سب خدا ہیں
 اور سب دنیا انھیں میں لپی گئی ہے اور ویشیشک شاستر میں کٹر اوفنے لکھا ہے کہ جو کچھ ہے سوزمانہ ہے کہ ہر
 اسکی تاثیر فعل کی محال جو اس لئے اسی زمانہ کی پرستش کیا چاہئے پس معلوم ہوا کہ تمھارے خدا ایشور
 اور برہمہ اور ویشنو کے سواے دوسرے سیکڑوں بلکہ ہزاروں لاکھوں ہیں اور کفر و شرک تمھارا نچوئی ثابت
 ہے بھی عجیب ہے کہ تم لوگ مشرک اور کافر ہو کر اگر کسی نے تم کو کافر اور مشرک کہا تو برا مانتے ہو اور کفر و شرک پر
 قائم رہ کر اس سے مخاضہ لا یعنی کرتے ہو سچ ہے کہ بد کو بد کہیں تو لڑ پڑے پر اپنی بدی نچھوٹے ہندو لا
 جواب ہو کہنے لگا ہم لوگوں کا انفاق اسی بات پر ہو چکا ہے کہ ایشور ہی ذات خدا ہے اور برہمہ اور ویشو
 سب ایسکی ذات سے ظہور ہیں کہ ہیں مسلمان کا جواب اصل تو یہ ہے کہ خدا وحدہ لا شریک
 ہے نہ اسے مان ہے نہ باپ ہے نہ بیٹا ہے نہ جو رہنہ ہمسہ اور وہ پاک سے پاک اور قیاس سے بزر تر نہ وہ

مرا

لیسکا محتاج ہر نہ کسی سے عاجز نہ اسے ابتدا ہر نہ انتہا نہ اسے دکھ نہ اسے موت نہ اسے ہتھیار نہ اسے
 ہر نہ سواری کی غرض نہ اسے غفلت ہر نہ اسے جہالت اور وہ سب کو دیکھتا ہے اور سب کو پہچانتا ہے کوئی
 ذرہ اسکے علم سے باہر نہیں بلکہ سب کے علم پر اس کا علم محیط ہے اور تمہارا ایشور ہرگز ایسا نہیں جو تم نے
 اتفاق سے اسے اپنا خدا ٹھہرایا ہے یقین ہے کہ تمہاری سیاہی قلبی اور کثافت دلی حد سے گزر گئی ہے
 نہیں تو ادنیٰ تا مل سے بھی خدا کی خدائی معلوم کر کے اس کی وحدانیت کا اقرار کرتے ہند و کہنے لگا
 ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ ایشور وہی ذات خدا ہے اور وہ ایسی ہی صفتیں رکھتا ہے جو تم نے بیان کیں بھلا
 اگر وہ ایسا نہ ہوتا تو کیا ہم بالکل نادان تھے جو عیب دار اور ناقص کو اپنا خدا سمجھیں اور اپنے علم عقل
 کو عیب لگا دین مسلمان **کجا جواب** یقین جانو کہ تمہارا ایشور ذات خدا نہیں اور بہت سنی لیدوں
 سے ثابت ہے کہ جو صفتیں ہم نے خدا کی بیان کیں ان میں سے وہ ایشور کوئی صفت نہ رکھتا تھا بلکہ
 اسکے برخلاف ناقص و عیب دار تھا چنانچہ دلیل پہلی یہ ہے کہ خدائے واحد کس کا پیدا کیا ہوا نہیں ہے
 اور تمہارا ایشور پیدا کیا ہوا ہے جیسا کہ اودیت بیانات شاستر والا لکھتا ہے کہ خدائے واحد نے اپنی قدرت
 کاملہ سے پہلے آسمان وزمین بنایا اور اسکے کاروبار کے لئے تین گون ظہور میں لاسے ان میں سے
 دوسرا تو گون یعنی عصہ کہ جسکی صورت مہادیو یعنی ایشور ہے اور نیکیاٹ پوتھی جو مختصر چار پید کی ہے ان میں
 لکھا ہے کہ خدا واجب الوجود اور وجود اس کا وجود کہ اسے نہ مثل ہے نہ مانند اور وہ سب جگہ حاضر
 سوا لگ ہے اور ایشور برہمہ و دیش نو وغیرہ کو اسی نے عدم سے وجود میں لایا ہے اور دیت **انتہا**
 میں اور بھی لکھا ہے کہ خدا جدا ہے اور ایشور اور برہمہ اور دیش نو سب اسی کے ارادے برق
 سے پیدا ہوئے ہیں اور مہا بھاگوٹ پوتھی کے نوں باب میں لکھا ہے کہ خدا نے پنج مہا بھوت پیدا
 کئے پرائے عصہ کی صورت مہادیو یعنی ایشور کو پیدا کیا انتہی میں یہاں سے معلوم ہوا
 کہ ایشور خدا نہیں کیونکہ اگر وہ خدا ہوتا تو دوسرا اسکے پیدا کرنا کیا ضرورت تھا اور دوسرے کا پیدا کیا ہوا
 ہرگز خدائی کے لایق نہیں دوسری دلیل یہ ہے کہ خدائے واحد کو ابتدا اور انتہی نہیں ہے اور
 تمہارے ایشور کو ابتدا اور انتہی تھی چنانچہ ہیراجمن پوتھی میں لکھا ہے کہ خدائے واحد نے ایشور کو

یہ
 ہے
 پتھر
 ہے
 پتھر
 ہے
 پتھر
 ہے

بچے اور ہتھیار سواری ہنوتی اور مان باپ اور جو بچوں کا محتاج کب عبدانی سے لایں ہر
 دلیل پانچویں یہ کہ حد اوجہ لاشتریک عاجز اور لاچار نہیں ہوا اور تھا را ایشور عاجز اور
 لاچار تھا کہ ادنیٰ نوکر اور خدمتگاروں سے بھاگتا پھرتا تھا اور اپنے تابعداروں سے جاگی
 سلامتی دھونڈتا تھا جیسا کہ اندلسی پوقنی میں لکھا ہے کہ ایک دیواسکانا نام بھیسر تھا ایک نوا
 ایشور کی جو رو پاربتی کو بچھکا عاشق ہوا اور فکر کرنے لگا کہ اس صاحب جمال پاربتی کو کسی اندیر سے
 لایا جائے آخر الام ایشور کے پاس چند روز رہ کر ایسی خدمت کی کہ کسو نے نہ کی ہوگی ایشور نہایت
 خوش ہو کر کہنے لگا کہ اے بھیسر تو نے ہماری اچھی جاگری کی اب جو مانگتا ہے مانگ لے بھیسر نے
 کہا مہاراج تمھاری دیاس سے سب کچھ ہر اتنا بخش دیجے کہ جسے سپر میں ہاتھ رکھوں وہ اس وقت
 بھسم ہو جاوے ایشور نے اسکو یہہ بخش دیا ہی تھا کہ ایشور کے سپر ہاتھ رکھ کر بھسم کر کے پاربتی کو لینے
 کا عزم کیا ایشور نے یہہ قصہ اسکا دریافت کیا اور اسے سامنے سے بھاگنے لگا بھیسر بھی اسے
 پیچھے دوڑا پھر وہ آگے اور یہہ پیچھے جنگوں اور بہاڑوں میں دوڑتے پھرتے تھے اتفاقاً ایشور کی
 ملاقات ناراین سے ہوئی ناراین نے ایشور کو بھاگتا ہوا دیکھ کر پوچھا کہ اے ایشور کیا حال ہے اور
 کیوں بھاگتا ہے ایشور نے گھبراہٹ میں کچھ قصہ بھیسر کا سنا دیا ناراین بولا اے ایشور کچھ فکر نہ کر
 میں اسکو مار ڈالتا ہوں تو ذرا ایک طرف ہو جا عرض ناراین نے اپنا روپ بدلا پاربتی کی
 شکل خوبصورت نوجوان نیکوٹھاٹ اور نخرے کے ساتھ بھیسر کے سامنے آیا بھیسر تو پاربتی
 پر عاشق ہی تھا شکل اسکی دیکھتے ہی شیفٹہ اور فریفتہ ہوا اور ایشور کا پچھا چھوڑ کر شکل پاربتی
 سے منت اور عاجزی کر کے کہنے لگا کہ اے پاربتی میں تیرا عاشق ہوں اور تو میری معشوقہ اب مجھے
 راضی ہو اور ایشور کی کچھ دہشت نہ رکھ میں اب اسے بھسم کر دیتا ہوں ناراین جو شکل پاربتی بنا تھا
 کہنے لگا بہت سی میں تجھ سے راضی ہوں پر شرط یہ ہے کہ پہلے ہم دونوں ملکر ناچینگے اور جیسے
 ہاتھ پیر میں ہلاؤں گی ویسے تو بھی ہلاؤ بھیسر نے بخوشی قبول کیا اور دونوں ہم ناچنے لگے اور
 ناراین آہستہ آہستہ سردھی کتنا تھا عرض ناچتے ناچتے غفلت میں ڈال کر ناراین نے اپنا ہاتھ

اپنے سر پر کھا بھی ستر بھی اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اور ویسا ہی بھسم ہو گیا پھر ناریں ایشور کے پاس کر رہے تھیں سنا دی
ایشور سنتے ہی خوش ہو اور ناریں کو بہت سا انعام دیا پس اس سے بھی ثابت ہوا کہ ایشور خدا
ہئین کیونکہ اگر وہ خدا ہوتا تو ایسا عاجز اور لاچار نہ ہوتا اور اپنی معشوقہ نوجوان چھوڑ کے ادنیٰ
خدا نگار سے نہ جھاگتا اور ناریں جیسے ادنیٰ تابع دار سے جان کی سلامتی نہ ڈھونڈھنا چھٹی دلیل
یہ ہے کہ خدا سے واحد سب بدکاری سے اور ناپاکی سے پاک و مبرا ہو اور تمھارا ایشور بد نیت
ناپاک تھا جیسا کہ وہی است تلمسی پوتھی میں بھیدہ کے قصے کے آخر میں لکھا ہے کہ جب ناریں نے
اس فریب سے بھیسمے کو مارا اور یہ خوشخبری ایشور کو سنا لی تب ایشور نے ناریں سے پوچھا
کہ پاربتی کی شکل کیسی بنا تھا مجھے، کھانا ناریں پھر ویسا ہی پاربتی کی شکل نوجوان چودہ برس کی
بنکر ناز و ادا کے ساتھ کھڑا ہوا ایشور دیکھتے ہی اسپر عاشق ہوا اور تمام شب اس سے ملتا رہا
کی میان تک کہ قرت خدائے واحد سے ناریں کو حمل رہا اور بیٹا بنا اور نام اسکا کھنڈو
بھیرام ہے پس اس سے بھی ثابت ہوا کہ ایشور خدا ہئین تھا کیونکہ اگر خدا ہوتا تو ایسی حرام
کاری کہ نہایت بدیہر گزاس سے صادر ہوتی بلکہ وہ ہمیشہ پاک سے پاک رہتا دینے پہلو
یہ ہے کہ خدا سے واحد غافل اور بے خبر ہئین ہو اور تمھارا ایشور غافل اور بے خبر تھا یہاں
تک کہ بعض وقت اپنی جو ہمیشہ بخل میں رہنے والی کو بھی نہ پہچان سکتا تھا جنانچہ
اسکا قصہ است تلمسی پوتھی میں اسطرح لکھا ہے کہ ایک روز ایشور کی جو رو پاربتی نے
خجنگلی عورتوں کے بیسا لباس مور کے پرکھ میں باندھ کر ایشور کے سامنے سے گزری اور
نے پاربتی کو پہچانا ہئین کوئی دوسری عورت ہی سمجھ کر اسپر عاشق ہوا اور منت اور
عاجزی کرتا ہوا اسکا پیچھا لیا جب پاربتی نے اسکی منت اور عاجزی جیسے زیادہ کچی
تب کھڑی ہو کر سہانے سے کہنے لگی کہ میں سے پائون میں کاٹنا چہا ہئین کمال ایشور نے
صدق شوق سے پہر آرزو پائون پاربتی کا اپنی گوی میں لے بیٹھا اور کاٹنا تلاش کرنے
لگا یکایک جو نشانے پاربتی کے پائون میں تھے ایشور نے دیکھے ہی پہچانی کہ اپنی جو رو ہے پھر

دونوں خوش ہو ہم عیش میں مشغول ہوئے پس اس سے بھی ٹانہ بند ہوا کہ وہ ایشور
 نہیں تھا کیونکہ اگر وہ خدا ہوتا تو سب کو اکیسا دیکھنے والا پہچاننے والا ہوتا ایسا
 غافل نہ ہوتا کہ اپنی جو روح ہمیشہ نزدیک رہنے والی کو بھی نہ پہچانی اور رنڈیوں کا مارا بھی اس
 قدر نہ ہوتا کہ جسے پرانی سمجھے اسی پر عاشق ہوا کرے پھر تم لوگ عجب دیکھے اندھے ہو کہ اپنے
 ایشور کے عیب و نقصان کو ہنر و کمال سمجھ کر اسے خدا کہتے ہو اور اس کے عیب پر دلالت
 کرنے والے قصوں کو ظاہر کرتے ہو چنانچہ اس قصے پر بنا کر کے تم لوگوں نے آج تک
 پھر یہ عادت جاری رکھی ہے کہ اپنے دیولوں میں دوپٹے اس طور سے بناتے ہو کہ ایک
 پتلا پارٹی کا گویا کٹھا ہے اور دوسرا پتلا ایشور کا سر میں حب لپٹا ہوا گویا پارٹی کا پانوں اپنی
 گود میں لے پٹھا ہے اور گناہ کا نشان کتنا ہی دلیل آٹھویں یہ کہ خدا کے وحدہ لا شریک ہمیشہ
 جینا و قیام و دوایم ہوا اور غنار ایشور آلت کٹھنے کی بد حالی میں مکرمت ہو گیا ہے جیسا کہ اس کا
 قصہ وہی استفساری پوچھی میں لکھا ہے کہ ایک روز ایشور اور اسکی جو رہا پارٹی ایک جگہ
 بیٹھ کر چوس کر کھیل رہے پارٹی نے چالاکی کر کے ایشور پر بازی لے لگی اور جو شہرطان
 دونوں میں ہو سکی تھی طلب کرنے لگے آخر لامہ دونوں کی گفتگو اس مرتبے کو پہنچی کہ
 میں ناخوشی پیدا ہو سکی یہاں تک کہ پارٹی نے ایشور کا ترسوں چھین لیا اور ایشور سخت
 غصہ ہو کر ہاتھ پر ٹکٹا ہوا جنگلی میں جا کر ایک غار میں گھس پڑا اور فکر مند ہو پٹھا را جب
 یہ سب اسکی اولاد کو پہنچی تب انھوں نے پارٹی کو بہت سی ملامت کر کے سب کے
 سب غار کے نزدیک آئے اور ایشور کو سمجھا پھسلا کر گھر بلائے لگے ایشور جو آتش عضہ
 سے آتش ہو رہا تھا کہنے لگا کہ میں ہرگز نہ آؤں گا غرض ایشور نے کسو کی بات نہ مانی اور
 گھر کو نہ آیا تب ان دیوں میں ایک دیو کہ نام اسکا ناند تھا پارٹی سے کہنے لگا کہ ایشور
 نواب نہیں آتا اس لئے کچھ ایک اس کے بدن کا ٹکڑا لیا چاہئے تاکہ وہ ہمارے سسطے
 تیرک اور شیفع وقت ہو اور اسکی برکت سے تمام کام ہمارے بابرکت حاصل ہوں

پارتی نے بھی مصلحت جانکر ایشور سے عرض کی کہ ایشور تیری برکت سے ہماری زندگی تھی اور تو اب آنا نہیں اس لئے تیرے بدن کا ایک ٹکڑا ہمیں دے تاکہ ہم اسکو اپنا شیفع اور باعث برکت تیری جگہ سمجھیں گے ایشور لاچار ہو کر کہنے لگا کہو تم کو میرے بدن کا کونسا ٹکڑا چاہئے دیوں نے تو کچھ نہ کہا پر پارتی نے پھر عرض کی کہ ایشور تو سب بات سے دانا اور جانتا ہی جو ٹکڑا مناسب ہو سو دے ایشور کچھ بہہ اشارہ پارتی کی خواہش کا ہی سمجھ کر غصے سے جلد آلت اپنا کاٹا اور پارتی کے حوالے کیا پارتی وغیرہ دیوں نے بصد تعظیم و تکریم آلت ایشور کا لیا اور اسپر پھول اور سبزہ اڑا کر ایک آراستہ مکان میں رکھا اور اسکی پرستش کرنی شروع کی جب وہ سڑنے لگا اور بدبو چھوٹی تب اسے جلا کر اسکی خاک بعضوں نے بد پیرا اور بعضوں نے سر کو لگائی اور پارتی جو نوجوان تھی اسکی حاجت رو اسکی کے لئے ایک پیٹھر کا آلت بنا کر کھڑا کر دیا اور نام اُس کا لنگ رکھا پارتی اپنی شہوت اس پیٹھر کے آلت سے ہمیشہ بچھایا کرتی اور وہ سب اس سے ہر روز دھولا کر ہر روز اسکی پوجا کیا کرتے اور ایشور جو غار میں آلت کٹا ہوا بیٹھا تھا اُسے اس زخم کی ایذا روز بروز زیادہ ہونے کے باعث اسی بد حالی سے پانچویں روز اور بعضے کہتے ہیں کہ ساتویں روز مر گیا تب اُس کی اولاد نے جمع ہو کر اپنے سپر دھول اڑائی اور چلا کر بوم مارنے لگے چیران دیوں نے ہر سال اسکے عوض ہولی کا جلانا اور بوم مارنا اور سپر دھول اڑانا جاری رکھا اور ہمیشہ بدن پر اور سر کو راکھ لگانا بھی معمول رکھا پس اُس سے بھی معلوم ہوا کہ وہ ایشور خدا نہیں تھا کیونکہ اگر وہ خدا ہوتا تو یہ بد حال اس کا نہ ہوتا اور نہ فنا اس لئے خدا کو ابد الابد ہونا ضرور ہے اور تم لوگ اگر نادان نہوتے تو اپنے ایشور کے اس قصہ پر اپنے دیولوں میں آج دن تک وہی آلت کا نمونہ لنگ بٹھا کر اسکو ہر روز دھونا اور اسکی پوجا کرنا جاری نہ رکھتے اور ہر سال ہولی کا جلانا اور چلا کر بوم مارنا اور سپر دھول اڑانا بھی معمول نہ رکھتے اور ایشور کے آلت کی راکھ کے بدلے دوسری راکھ

سر کو اور بدن کو نہ لگا یا کرتے اور ایت و غیرہ کے ہاتھ پر تعظیم سر کو ٹیکنا نہ لگواتے کیونکہ
 اس میں سراسر ایشور کی اہانت اور اظہار عیب ہوتا ہے اور مذمت اور موت پائی جاتی ہے
 غرض ایشور کے ناقص پنے پر اور اسکے خدا نہ ہونے پر اور بہت سی دلیلین ہیں اگر
 بیان کریں تو طول اور ایک طومار ہو جاوے اور کچھ غرض اور ضرور بھی نہیں کیونکہ یہ
 دلیلین جو ہم نے بیان کیں ان سے خوب ثابت ہے کہ وہ ایشور پیدا کیا ہوا تھا اور اسکو
 ابتدا اور انتہی تھی اور وہ احمق اور نادان اور مان باپ اور جور و پیمان کا اور ہتھیار
 سواری کا محتاج اور عاجز اور لاچار اور بدکار اور ناپاک اور غافل اور جینبر تھا اور
 آخر کار آلت گننے کی بد حالی سے مرہی گیا ہے جسکو ادنیٰ سمجھ بھی ہوگی سو بھی البتہ
 معلوم کریو گے کہ ایشور ایسا عیب و نقصان والا خدا نہیں اور خدا ان عیبوں سے پاک چاہئے
 اور ہمیشہ قائم و دائم و بے زوال اہیات

کس طرح محتاج ہو حاجت روا
 پھر یہ دعویٰ ہے خدا ہی کا مجال
 گر کہو اسکو خدا ہی ہے تہ رب
 جہاگت تھا دیکھت دیون کا شرف
 پو تھیون میں ہے کہ وہ معیوب تھا
 سچ کہو آنکھیں ہیں مت کو یا ہو کو بر
 کان خدا ہی چھوڑ وہ ایشور گیا
 لازوال اسکی ہمیشہ شان ہمو
 نت کہو امنت با خدا تعظیم

غافلوا احمق کو کہتے ہو خدا
 گھر میں بسکے ہو سواری اور عیال
 دیکھ معیوب اس طرح ایشور کو اب
 دشمنوں سے اپنے تھا وہ بے خبر
 شائستہ کہتا کہ وہ مغلوب تھا
 تم بناتے ہو خدا اسکو بزور
 کاٹ آلت اپنا آخر مر گیا
 پاک ان عیبوں سے وہ سبحان ہے
 چھوڑو ایشور پرستی ہو سلیم

پس تم نے جو پہلے سے ایشور ناقص اور عیب دار ہونے کا انکار کر کے کہا تھا کہ اگر ایشور
 ایسا ناقص و عیب دار ہو تو البتہ وہ خدا نہیں ہے پھر اب کہا کہتے ہو کیا تمہارے ایشور کی

خدائی باطل اور جھوٹے ہیرو یا نہیں یا یہ شاستر اور پوٹھیان تمھاری جھوٹے ہیں ہندو
 کہنے لگا تم نے جو بیان کیا سو سچ ہے پھر ہمارے ہندو لوگ اسے ایک تاویل سے
 بیان کرتے ہیں یعنی یہ کام جو ایشور سے صادر ہوئے ہیں سو اگرچہ ظاہر میں برخلاف
 عقل کے ہیں پر وہ سب ایک مصلحت کے لئے ہیں فقط محتاجی اور لاچارگی اور نادانی
 اور غفلت سے نہیں بلکہ ہلکے آگاہی اور اشارہ کرنے کے لئے ہیں چنانچہ خود پیدا ہو کر
 ہلکے آگاہی کی کہ ہر کسی کے لئے پہلے پیدا ہونا ہے اور مر کر دکھایا کہ ہر ایک کیواسے آخر
 مرنا ہے اور اپنے واسطے ابتدا اور انتہی ظاہر کر کے یہ خبر دی کہ ہر ایک کے لئے
 ابتدا اور انتہی ہے اور خود سواری اور ہتھیار رکھ کر دکھایا کہ کسی کا کام ہر ایک سواری
 اور ہتھیار کے سوا نہ ہو سکے گا اور جو روپچے رکھے کہ یہ اشارہ کیا کہ سب کیواسے
 جو روپچے اور عیال داری ضرور ہے اور ادنی دیون سے بھاگ کر یہ سمجھا دیا کہ کوئی
 زبردست زبردست اور کم زور کو اسکی تقسیم کی سزا دینے میں جلدی نہ کرے اور پریش
 کئے ہوئے کو اپنے ہاتھ سے سزا نہ دیوے اور بعضے بد کام کر کے یہ اشارہ کیا کہ
 کسی نے مطلق بد کام سے بچنا ممکن نہیں اور کسی سے بدی صادر ہونے پر ہراساں نہ ہو
 اور بعضے وقت غصہ کر کے یہ خبر دی کہ ہر کوئی بے خوف ہو بد کاموں میں نہ لگا رہے
 اور سب گناہ معاف ہونے کا بہرہ و سانس نہ رکھے بلکہ غصہ کرے تو عذاب بھی لوگوں پر کرے
 غرض وہی ایشور ذات خدا ہے اور تم لوگ جو اسکو عیب دار اور ناقص خیال کرتے ہو صرف
 مختار خام خیال اور تکلیف محال ہی مسلمان کہنے لگا کہ واہ کیا خوب سیل تو نہیں کو ڈانگوں
 ہی کو دتی ہر مثل مشہور ہے کہ سیل نہ کوڈا کوڈی گون نہ یہ تماشا دیکھے کون سچ یہ ہے کہ تمھارا
 ایشور خدا تو نہیں پر تم لوگوں نے اسے بزور اپنا خدا بنا یا ہے اور ایسی نامعقول تاویل
 سے اسکی عیب پوشی کرتے ہو مگر یہی کسی عقل ہوگی کہ دوسروں کو دکھانے کے لئے
 خود ایسے کام کرے کہ ہمیشہ کی بدنامی اٹھے اور خدائی اسکی باطل ہونے پر دلیل ہو

ایسے کسی سمجھ ہوگی کہ نادان کو خدا اپنا سمجھے مگر تمہارا ہی ایشور تمہارا خدا جب ہی سے ہوا ہے
 کہ اسنے اس حجام کی جو رو دلائی کی سی عقل اور ہوشیاری بیدار ہوگی یعنی جیسا کہ اس
 حجام کی جو رونے کسی سپاہی کی عورت کو بدراہ کر کے ایک روز اس سپاہی
 کے کھر جا کر اسکی خٹکی کے وقت اسکی جو رو باندھ رکھی ہوئی کو چھوڑ کر اسکے یار
 کے پاس بھیجی اور سپاہی کو دکھانے کے لئے اسکی جگہ اپنے کو باندھ لیا اور آخر
 کار اپنی ناک اسی سپاہی کے ہاتھ کٹوائی کر ساری عمر کی بدنامی اٹھائی ہندو
 کہنے لگا بھلا ایشور اگر خدا نہیں ہے تو پھر ہماری کتاب آسمانی بید تاستر جو برہمہ کی
 معرفت سے ہمیں پہنچی ہے اسہیں اور اسکی ٹیکا جو رو سیون نے بنائی ہیں اسہیں ایشور
 کی خدائی اور اسکی تعریف و توصیف کس لئے کی مسلمانان کا جواب تمہارے
 مذہب کے اکثر شاسترون اور پوختیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ تم لوگوں کا اعتقاد کلی
 برہمہ کے کہے ہوئے بیدیر ہے اور اسی بید کہ تم لوگ کتاب آسمانی سمجھتے ہو جیسا کہ
 بڑو تی پوختی میں لکھا ہے کہ اس جہان میں پہلے سب طرف پانی ہی تھا سو اسے
 کوئی مغلق موجود نہیں تھی مگر ویشنوی نے نارائن انگلی برابر قد سے بڑھ کے ایک
 پتے پر سوزہ ہاتھ خالق مطلق نے اسکی ناف سے ایک کنول کا چول نمود کیا اسہیں سے
 برہمہ چار کھئی چار سہ چار منہ سمیت آدمی کی شکل پر ظاہر ہوا اور بواستے اسکے
 سب مخلوقات پیدا ہونے لگی اور آسمانی بید اسکی زبانی سنا گیا کہ آج روز تک
 اسپرہٹوں کا عمل جاری ہے اور وہی بید ہندوؤں کے دہرم کی بنیاد ہے اور شاستر
 اور پوختیوں کا اصل انتہی آپس یہہ تمہارا کہنا اور پوختیوں میں لکھا صرف بناوٹ اور
 گمراہی ہے کیونکہ برہمہ اصل میں دیوؤں اور آدمیوں کا دشمن ابلیس کے بھائی کا پوتا
 اسنے ابلیس کا مطلب پورا کرنے کے لئے آدمی کی صورت پر آکر لوگوں کو ضلالت
 اور گمراہی سکھانے کے مضامین باندھ کر چپندہ کا جو توجید آمیز کہا اور لوگوں کو قلمیم

باطل اور شرک و کفر میں ڈالنے والی بائین سکھا دین آخر الام لوگ اسیکو کتاب آسمانی
 سمجھ کر اسپر عمل کر سنے اور اسی سے اخذ کر کے دوسری پوتھیاں بنانے لگے چنانچہ
 اسی سید سے لیکر منوتی ایک پوتھی بنائی اور اسکا نام انیشدر رکھا اور اسپین خدائی
 وحدانیت کا بیان اور اسکی معرفت کا طریقہ تفصیل وار لکھا ہے بعد اسکے اس منو کے بیٹے
 کے بیٹے پوتے جو نپٹت ہوئے انھوں نے بھی کھٹ شاستر یعنی چھ شاستر اسی سید سے
 اخذ کر کے بناے اور ان میں معبود مطلق کی ماہیت اور اسکی شناخت کی دلیلین بہت سی
 لکھی ہیں من بعد انھین شاسترون سے اکثر مباحثے اور مناقشے کے بعد روے ہر ایک
 نے اپنی دانائی اور طبع رسائی کے بقدر پیدا کئے اور ان چھ شاسترون میں سے پھلان
 شاستر کہ مصنف اسکا گوتم نیا ایک ہوا اسکے مضمون کا حاصل یہ ہے کہ کارج کارن کرہ یعنی
 بغیر از فعل اور سبب اور فاعل کے کوئی چیز موجود نہیں ہوتی اس لئے فاعل حقیقی ہے
 جہت کوئی نہیں فعل کرتا اور وہ مختار ہے نہ اسے کی کچھ طاقت نہیں کہ دم مار سکے یا اول
 واسطہ و آخر میں دخل دے جیسا کہ ہارمٹی کے وسیلے سے ہانڈی موافق اپنی مرضی کے
 بناتا ہے اور جس کام میں چاہتا ہے رہتا ہے پران دونوں کی مجال نہیں کہ کہہ سکے ایسی بناؤ
 ایسی نہ بنایا یوں کر اور یوں نہ کر پس اسے سطر مخلوق اپنی خلقت میں خالق کے ارادے
 کے لگے بے عقد و مجبور ہے دوسرا ویشٹیک شاستر کہ بنانے والا اس کا سوامی کنٹر اور ہے
 اس شاستر کا حاصل مضمون یہ ہے کہ ہر ایک کام کا مدار وقت پر ہے اور جو کام غیر وقت
 کیا جائیگا اسپین سوائے حیرت اور ندامت کے کچھ باقہ نہ آدیک چنانچہ اگر کوئی بے موسم
 بوہے تو اپنے بیج جس کھوہے برسات سے یا نہ برسے کھیتی میں ایک دانہ بھی نہ لگے
 اور اسے سوائے ندامت کے دوسرا پھل نہ ملے پس جو کچھ ہی سوزمانہ ہے اور اسیکی پرستش
 کیا چاہئے کہ بدون اسکے نتیجہ فعل کی مجال ہو اور معدوم کا موجود ہونا مشکل تیرا سا لکھ
 شاستر کہ جمع کرنے والا اس کا سوامی کہل ہے اسپین حق و باطل کرنے کا طور لکھا ہے اور یہ

بھی لکھا ہے کہ جو چیز چھڑنے چھوٹنے دیکھنے میں آوے وہ آنا اتان اور فانی ہے اور جلائی ہوئی
 سو آتھان اور باقی ہے عرض جسم کو فنا ہے اور روح کو بقا پس آدمی اتنی کچھ سمجھ سکی کرے کہ آنا
 اتھان سے اتھان کو جب چاہے جدا کر دے اور پر م اتھان یعنی بیط محض سے جاملے
 پونھا پاتا پخل شاستر اور اس کا جمع کرنے والا انت ہے اس میں جس دم کا طریقہ لکھا ہے اور
 اس کا مشق کرنے والا ہر ایک کے دل کا بھید بول سکتا ہے اور جسم اسکا ایسا سبک ہو جاتا
 ہے کہ جسوقت چاہے اسوقت ہوا پر اڑے یا پانی پر چلے یا پتھان بیدانت شاستر کہ لکھنے
 والا اسکا واس دیو ہے اور جاننے والا اسکا صاحب توحید ہوتا ہے اور وحدت اسکی انکھون
 میں ایسی سماتی ہے کہ وہی مطلق اسکی نظر سے نکلتی ہے اور کثرت کو وحدت اور وحدت
 کو لفظین جانتا ہے عقیدہ اسکا یہ ہے کہ ہر چیز کا نیاں اس سے ہے جو کچھ ہے سو وہی ہے
 عرض جو مٹی کو گوزے سے اور نر کو پانی سے اور چمک کو سوچ سے نسبت ہے سو وہی
 موجودات کو اسکی ذات سے نسبت ہے چھٹا یہاں شاستر کہ بنا نے والا اس کا سوا
 جیمن ہے اسکا حاصل مضمون یہ ہے کہ جو ہے سو عمل ہے سواے اسکے کچھ نہیں جیسا کہ کھیت
 والا اگر بن جوتے ہو ویگا تو کھیت سے کچھ نہ پائیگا جسے بویا اس نے اٹھایا اور مفلسی
 دولت نیکی بدی بہشت دوزخ سب نتیجہ عمل کا ہے اور سواے ان چھ شاستر کے دہرم
 شاستر وہ برہمہ کے فرزندوں نے بید سے نکالا اس میں کام کاج کسب چلن برہمن پتھر
 اور میں سو در وغیرہ کی دہی مینا وہی اور چار آسرم یعنی چار طریقے ایک برہمہ دو
 چھ گھست ملیر ابان برست چوتھا سنیاں وغیرہ ریاضتین عبادتین اور خیر خیرت
 اور دان پن برت جس وضع سے کہ چاہئے اس میں مذکور ہیں اور گناہ کا کفارہ اور نر
 کا چارہ اور انواع واقسام کے جھگڑے اور فضیوں کا فیصلہ اور عدالت کارویا سہ سے
 اخذ کیا جاتا ہے اور بعضے یوں کہتے ہیں کہ پہلے برہمہ سے جو سنا گیا سو بید ہے اور آج بروز
 ہفت تین ہزار برس پر کچھ زیادہ ہونگے اسوقت بہ شخص دھم دیونا می ہو گیا اسے وہ بید

سب جمع کر کے اسکی چار کتابیں بنائیں ایک کا نام سیام بید اور دوسری کا نام رگ بید
 اور تیسری کا نام چچ بید اور چوتھی کا نام اظہرین بید رکھا من بعد گو تم مہاسونی ایک
 شخص ہوا اسنے اسکی ٹیکا یعنی تفسیر بنائی اور نام اس کا نیا ہی شاستر رکھا اور منویر اشتر
 وغیرہ اٹھارہ روسی نے اسی بید کی ٹیکا بنائی نام اس کا دھرم شاستر رکھا اور سری گنٹ
 وغیرہ اٹھاسی روسی نے دو ٹیکا اس بید کی بنائیں اور ایک کا نام پیشک شاستر اور
 دوسرے کا نام میا شاستر رکھا بشیشت وغیرہ اٹھاسی شخص مل کر اس بید کی ٹیکا بنائی
 اور نام اس کا سائکھ شاستر رکھا اور ان چھ کے سوائے بیان کرن شاستر کہ جسکی شرح
 پٹن جلی نے کہ بعضے اسے شیش دیو اور بعضے شنیش کا اتار کنتے ہیں بنائی اور دوت
 بید انت شاستر مد مو چاری نے بنایا اور آج روز تک کھڑے ٹیکے والے اور مدر ا
 والے اسی پر عمل کرتے ہیں اور ویشنو کی پوجا کر کے اپنے کو ویشنو کہلاتے ہیں اور
 ادویت بید انت شاستر شکر چاری نے بنایا ہے اور آڑے ٹیکے والے آج تک اسی
 پر عمل کر کے شیوہ کی پوجا کرتے ہیں اور اپنے کو شیو اور سمارت کہلاتے ہیں اور
 بعضے ان دونوں شاستر پر عمل کر کے ویشنو اور شیوہ دونوں کی پوجا کرتے ہیں اور
 اپنے کو جاگوت کہلاتے ہیں اور ماسوا ان شاسترون کے ہر کسی نے اپنی عقل کو دخل
 دیکے انہیں شاسترون سے بہت سی پو تھیاں بنائی ہیں چنانچہ پنکھات جو مختصر چار بید
 کی ہے اور نہا بھارت کہ لاکھ شلوک اور بارہ باب میں اور سمت اور چوپران جو اس دیو
 کی تصنیف ہیں اور بھارت کہ جسمین سنو سینکرت الفاظ کی معنی لکھی ہے اور مہا بھارت
 اور ہیراجن اور انت تلسی اور لگاؤتی اور برماوتی اور رام داس اور اتھار ایوران یعنی
 علم تواریخ کہ جس سے نفوس قدسیہ کا احوال اور عالم ملکوت کی کیفیت اور خلقت پیدا
 ہونے کی تفصیل اور قیامت صغریٰ و کبریٰ کی حقیقت اور راجا بن کے افسانے اور تیشون
 کے قصے وغیرہ اسی سے دریافت میں آتے ہیں اور کرم سبک پو تھی کہ جس سے آزار ہونے کا

سبب اور پہلے جنم میں کیا کام کیا تھا کہ جسکے سبب آزار دوسرے جنم میں پیدا ہوا ہے
معلوم کرنے کا طریقہ ہاتھ آتا ہے اور ایسی دتی کہ جس سے شکل حساب اور سخت عمدے عمدے
کے دریافت میں آتے ہیں علیٰ ہذا القیاس تمہارے مذہب کے دوسرے بھی پوچھیاں ہیں
پر یہ تو فرمائی کہ ان شناستر اور پوچھیوں کا اصل جو یہ ہے اس کا سچ ہونا کہان سے ہے
ہوا اگر تمہارے قرآن کے جیسا خدا کی طرف سے بھیجا ہوا ہوتا تو اسبب نہ اس میں توجید کے
ساتھ شرک و کفر ملا ہوا ہوتا سچ تو یہ ہے کہ برہمہ جو اصل میں دیو ذات دیون کا دشمن تھا
اسنے اپنے ذات بھائی شیطاں کا مطلب پورا کرنے کے لئے آدمی کی صورت پر اگر ضلالت
اور گمراہی لوگوں کو ایک طور سے سکھا کر بے دین کر دیا ہے اور لوگ ناجان کر اُسکے سکھائے
ہوئے ہیں کہ تو کتاب آسمانی اور تعلیم ربانی سمجھتے ہیں بھلا اگر اسی برما کا کہا ہوا ہے کہ کتاب
آسمانی ہے اور وہ برہمہ سید کا کہنے والا تھا سے نزدیک مقبر اور سچ کہنے والا ہے تو پھر
اسکے چارہر چار منہ سے ایک سے اور ایک منہ کہاں گیا جو تم لوگ اسکی تصویر اپنے
یونوں میں تین سے اور تین منہ کے ساتھ بنا تے ہو منہ و کہنے لگا تم نے ہمارے
شناستر کے اصل و فروع کا بیان کیا سو برابر ہی مگر برہمہ کا ایک سے اور ایک منہ جانے کا
سبب جو پوچھتے ہو سو اسکا سبب یہ ہے کہ اسنے ایک روز ایشور کے ساتھ خلاف واقع
ایک بات کہی تھی چنانچہ اسکا قصہ یوں ہے کہ ایک روز برہمہ اور ویشنو دونوں آپس میں
ایک دوسرے پر فوجیت کا دعویٰ کرتے تھے برہمہ کہتا تھا میں بڑا ہوں اور ویشنو
کہتا تھا میں بڑا ہوں ایشور نے یہ دونوں کا مباحثہ سکر کہنے لگا کہ تم میں سے جو کوئی
سیرانت پاوے اور میری نہایت دریافت کرے وہ بڑا ہے و دونوں نے یہ سنتی ہی
ایشور کی ناف کی راہ سے داخل ہو کر ویشنو پائون کی طرف چلا اور برہمہ سے کہ طرف
ویشنو تو پائون کی طرف سے نکل آیا اور ایشور کے بدن کی آنتش سے کالا ہوا اور
کالا کر تیشن کہلانے لگا اور برہمہ جو سر کی طرف جانا تھا اتنا سے راہ میں اسکی

ملاقات کیوٹے سے ہوئی کیوٹے نے برہمہ کو پوچھا کہ اے برہمہ تو کہاں جانا ہی برہمہ نے کہا میں ایشور کی انتہی دیکھنا ہوں کیوٹہ بولا ادھر تو ایشور کے سر کی تاریکی ہے اس لئے اوپر جانا ضرور نہیں تو مجھے اپنے ساتھ ایشور کے سامنے پہل اور کہہ کہ تیری انتہی میں نے دیکھی اور تیرے سر میں یہ کیوٹہ تھا سو ناشانی لایا ہوں برہمہ نے ویسا ہی کیا ایشور جو اس بات سے آگاہ تھا برہمہ کے اس جھوٹے کہنے پر غصہ ہوا اور اس کا ایک سر اور ایک منہ اسکے تن سے جدا کیا آخر برہمہ کو تین سر اور تین منہ رہے سلمان کہنے لگا کیا خوب مثل ہے جس کا منہ اسکی جوتی بھلا کہو تو برہمہ جب جھوٹے کہنے والا تھا تو بصر تم لوگ اسکے کہے ہوئے بید کو کہ جس میں ہزاروں باتیں عقل سلیم کے برخلاف ہیں کیا بیچ بچھتے ہو اور اس پر اپنا اعتماد کھلی رکھتے ہو تمھاری معتمد برہمہ کیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ برہمہ کا منہ اور سر فقط اسکے جھوٹے کہنے پر نہ گیا بلکہ حقیقت حال یہ ہے کہ ایک مرتبہ پارہی سے دنا کیا تھا اس لئے ایشور نے اس کا ایک منہ اور ایک سر نکال دیا قصہ اس کا برد ماتی میں یوں لکھا ہے کہ ایک روز ایشور نے ناچکر دوسرے دیوں کو دکھانے کا ارادہ کر کے ناچکی مجلس تیار کی اور کتنے دیو اور دیویاں کو بلوایا تب ایشور کی دعوت قبول کر کے چند دیو چنانچہ ناراین اور برہمہ اور مہکال اور اگیا بنیال اور رنگ اور بانکہ وغیرہ اور کنتی دیویاں چنانچہ پارہتی اور چند کاکا لگا اور تارا اور تہ اور کوکلا اور لہجی اور سرتی وغیرہ جگہ جو سٹھ دیو اور دیویاں اپنے کو آراستہ کر کے حاضر ہوئے تھے جب ایشور ناچنے لگا اور مجلس خوشی کی گرم ہوئی تب برہمہ جو اصل میں خوبصورت تھا اور اپنے کو آراستہ بھی کیا تھا پارہتی اس پر عاشق ہوئی اور اسکی بھی نظر پارہتی پر گرم ہوئی اور وہیں ایک گوشے میں دونوں آپس میں ہم صحبت ہوئے جب ایشور نے یہ راز معلوم کیا تب غصہ ہو کر برہمہ کا ایک سر ایک منہ برہمہ کے تن سے جدا کیا آخر برہمہ کو تین سر اور تین منہ رہے غرض تھا برہمہ جھوٹا تھا جیسا کہ تمھیں اس بات کا اقرار کرتے ہو یا زانی تھا

جیسا کہ بر ماوتی پو پختی سے ثابت ہے پھر عجیب ہے کہ تم لوگ ایسے ذالعی یا جھوٹے کے
ہوسے بید پر اعتماد کرتے ہو اور لوگوں میں پھر اپنے کو دانا کہلاتے ہو جس پر
دوسرے مرتبہ یہہ ہرگز نہ کہو کہ جیسی مسلمانوں کی کتاب قرآن ہے ویسی ہندوؤں
کی کتاب بید ہے کیونکہ ہماری کتاب قرآن خدا کی طرف سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے پیچھے اور صادق تھے ان کے وسیلے سے ہکو پہنچی ہے اور اُس میں خدا کی
توحید اور اسکی عبادت کا بیان ہے اور شرک و کفر کی مذمت اور تمھلدا بید
شناسترا بدلیں کے طرف سے جھوٹے یا زانی بر مہ کی معرفت تھو پہنچا ہے اس میں سراسر
شرک و کفر کی بائین اور بدنہی توحید کے ساتھ ملا دی ہے ہندو بولا ہمارا
بر مہ جو ایک مرتبہ جھوٹھ بولا تھا اس لئے تم لوگو کعب دار سمجھ کر اسکی زبانی سننے
ہوسے بید کو باطل جانتے ہو تو پھر تمھارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اسٹھیا
کو کہا تھا کہ بڑھیا بہشت میں نہ جاوے گی اور وہی کہتے ہیں کہ جس نے ایمان لایا اور
نیکی عمل کیا وہ بہشت میں گیا بوڑھا ہو یا جوان مسلمان کا جواب ہمارے پیغمبر
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے اور صادق اور جھوٹھ وغیرہ تمام بد باتوں
سے اور بد کاموں سے پاک اور معصوم تھے اور وہ سچے بیان تک مشہور تھے کہ اُس
وقت کے کفار جو انکے دشمن تھے وہی بھی انکو صادق کہتے تھے اور انھوں نے جو
اسٹھیا کو کہا ہو گا اس کا مطلب یہہ ہے کہ قیامت کے روز مومن مسلمان مرد اور عورتیں
جب بہشت میں جاوینگے تب مرد تیس برس کی عمر کے جوان اور عورتیں سولہ برس کی
شباب میں ہو کہ بہشت میں جاوینگے کو سنی بہشتی بوڑھا یا بوڑھی نہ رہے گی ہندو
بولا یہہ ہو تو ہو پر بعد بڑھاپے کے پھر جوان ہونا محال ہے اور آج تک کو سنی اس بات کا منکر
نہ ہو بلکہ سب کے سب اس بات کو ممکن نہیں جانتے مسلمان کا جواب خدا وحدہ لا شریک
قاد مطلق ہے اسنے انسان وغیرہ کو اپنی قدرت کا لہ سے ایک قطرے پانی سے وجود میں

علیہ وسلم افضل المرسلین اور خاتم النبیین اور صحابہ کرام کے ساتھ ملائین سے انھوں نے جو کچھ کہا
 سچا ہے اور رسول صغریٰ پرستی اور وحدانیت الہی کے دوسرے کچھ انھوں نے جو کچھ کہا اور رسول صغریٰ سے
 نہیں اور تمھارا برہم ایللیس کا بھیجا دیو ذات آدمیوں کا دشمن جھوٹا اور بدکار اور زانی تھا اس لئے جو کہ
 یا سکھایا ہو گا سب جھوٹے اور باطل ہیں ان سے سوائے بت پرستی اور کفر و شرک کے دوسرے کچھ
 سکھایا نہیں اگرچہ اس کا کلام ظاہر میں خدا کی وحدانیت آمیز اور وحدۃ الوجود سے بھرا ہوا ہے پر
 حقیقت کفر و شرک میں ڈالنے والا ہے اور اسی کے باعث تم لوگ شرک و کفر میں گمراہ ہو کر حق پرستی
 چھوڑ کر بت پرستی میں خراب ہو رہے ہو ہندو لاجواب ہو کہنے لگا ہم ہندو لوگوں کو تم لوگ
 جو بت پرست کہتے ہو سونا حق ہم پر تم بت پرستی کیونکہ حقیقت میں ہم بتوں کو خدا سمجھ کر ان کی پوجا
 کرتے نہیں بلکہ خالص خدا کی بندگی کرتے ہیں مگر خاص خدا پر حجت لگنے کے لئے ایک بت بنا کر
 اپنے سامنے رکھتے ہیں مسلمان کا جواب تم جو کہتے ہو کہ ہم خالص خدا کی بندگی کرتے ہیں
 سب جھوٹے اور بناوٹ ہیں کیونکہ تمہارے لوگ جب کسی دیو کے نام کا پتلا وقت پوجا کے روبرو
 رکھتے ہیں اسی دیو کو اپنا خدا سمجھتے ہیں اور نفع ضرر اپنا اور حاجت روائی سب اسی کے
 ہاتھ جانتے ہیں اور یہ طریقہ بت پرستی کا قدیم سے ایللیس کی تعلیم سے تم لوگوں میں جاری ہوا
 ہے کیفیت اسکی یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور تمام و کمال تعظیم و بزرگی انکو
 بخش کر تاج کرامت اور کچھ معرفت انکو عطا فرمایا اور تخت شاہی پر انھیں بٹھلا کر سب فرشتوں کے ہاتھ
 اٹھین سجدا اور سام کروایا تب ہوجب حکم الہی کے سب فرشتوں نے اس کے روبرو
 اور سلام کیا پر ایللیس جو فرشتوں میں رہتا تھا اور علم توحید ان کو سکھاتا تھا یہ حکم خدا کا سن کر
 کہنے لگا کہ آگ کا بنا ہوا مٹی کے بنے ہوئے کو کیا سلام کریگا پس میں آگ سے بنا ہوں اور یہ مٹی سے
 میں انکو ہرگز سلام نہ کروں گا غرض اس نے آدم علیہ السلام کو سلام نہ کیا خدا تعالیٰ نے اسکی پیشانی
 پر لعنت کا داغ دیکر دربار رحمت سے لعنت کے جنگل میں نکال دیا ایللیس نے اسی کے ہاتھ
 اور آفت ناک ہو کر آدم علیہ السلام سے اور انکی اولاد سے ہتھ عداوت رکھی اور یہی چاہا کہ

ان سب کے ہاتھ لینے کو اور اپنی اولاد کو سجدہ کروا کر جیسا میں اُنکے باعث مطلق رحمت خدا سے دور ہوا ہوں اور لعنتی بنا ہوں ویسا اُن کو بھی کافر و مشرک بنا کر مطلق رحمت الہی سے دور کروں اور لعنتی بنا کر اپنے ساتھ دوزخ میں لیجاؤں اخرا لامر وہ ابلیس اسی بات کے پڑین ہمیشہ رہنے لگا پڑو م علیہ السلام کو خدا نے پیغمبری دی تھی وہاں کچھ ایس کا علاج نہ چلا پھر آدم علیہ السلام کے بعد اُنکے بیٹے شینث علیہ السلام پیغمبر ہوئے اور سب کو دین اسلام سے خبردار کرتے رہے اُنکے بعد اُنکے بیٹے انوش رہے انھوں نے بھی دین اسلام سنبھالا اُنکے پیچھے اُن کے بیٹے قینان ہوئے وہ بھی لوگوں کو اسلام کی آگاہی ہمیشہ دیتے رہے بعد اُنکے ان کے بیٹے ہملائیل کو پیغمبری ہوئی انکی جاتی تک بھی ابلیس کا کچھ علاج نہ چلا اور سب لوگ دین اسلام پر دائم قائم رہے جب انھوں نے رحلت کی اور دنیا سے گئے تب ابلیس نے وقت فرصت کا پا کر لوگوں کو شرک اور کفر اور بت پرستی سکھانا شروع کر دیا اس طرح سے کہ وہ ہملائیل اصل میں خوب صورت اور صاحب جمال اس مرتبے کتھے کہ اُنکے چہرہ مبارک کی چمک کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا اور اسی لئے وہ ہمیشہ اپنے چہرے پر نقاب رکھتے تھے اور لوگ اُن کا ہونا مبارک جان کر دور دور سے آگرا تکی زیارت کیا کرتے اور ان کے خدمت میں نچھے نظر اُنے لایا کرتے جب وہ وفات پائی تب اُن کی اولاد اور اقربا پر اس قدر غم و الم ہوا کہ ہرگز اُن میں تاب اور صبر نہ رہا شیطان نے اپنے مطلب کا وقت بانکر آدمی کی صورت پر آیا اور اُن کی اولاد و اقربا کو کہنے لگا جلد ایک تدبیر کرو کہ اسکے باعث تمہارا دل تسکین پاوے اور تمہارے خاندان سے دولت و خیرت نہ جاوے بلکہ لوگ جو ہملائیل کی جیاتی میں جیسے نچھے نذر اُنے لایا کرتے تھے وہ اب بھی لایا کریں ان پچاروں نے یہ بہلیس ہی نہ جاننا اور فریب سے اُسکے نہ واقف ہو کر اُس سے پوچھا کہ وہ تدبیر کیا ہو ابلیس نے کہا جلد ایک پتلا ہملائیل کی صورت بنا کر اُنکے تخت پر بٹھلا دو اور اُسکے چہرے پر وہی نقاب رکھ کر جیسی اُن کی ادب و تعظیم کرتے تھے ویسی ہی اس پتلی کی تعظیم اور آرزو کیا کرو تا لوگ بھی دور دور سے آئیں لے ہملائیل کی صورت کو ہملائیل کی جگہ سمجھ کر اسکی زیارت کیا

کرینگے اور بدے اور تھے لانا جاری رکھیں گے اور تمہارے خاندان کی دولت و دولت
 قائم رہے گی انھوں نے ابلیس کی یہ تدبیر صواب اور درست جانکر اسلام کے یہ ایک
 تخت پر نقاب ڈالا ہوا رکھا اور اب و تعظیم اسکی مہلائیل کی سی کرنے لگے اور تھے اور نذر
 بھی آنا جاری ہوا اور ان کی دولت و حشمت روز بروز بڑھنے لگی جب اس بات پر دست
 اور انکی اولاد کی اولاد و بیعلم رہے تب ابلیس بار بار اگر لوگوں کو سمجھانے لگا کہ تمہارا باپ و اولاد
 مہلائیل کی روح کی خوشنودی کے لئے اس پتیلے کی پرستش کرتے تھے تم بھی کیا کرو تمہارے
 باپ و دادا کی روح تم سے خوش ہے انھوں نے ویسا ہی کرنا شروع کیا یعنی اس پتیلے کو اپنا
 خدا سمجھ کر اسی کی پرستش کرنے لگے غرض بت پرستی آشکار ہو کر دین اسلام روز بروز نقصان
 پذیر ہوتے چلا پھر خدا تعالیٰ نے انھوں میں سے ادریس علیہ السلام کو پیغمبری دی انھوں نے
 ان لوگوں کو دین اسلام نکلا کر بت پرستی کی جڑ کاٹنی شروع کی جب وہ یکایک تشریف فرما ہوے
 اور جیتے جی بہشت میں داخل ہوے تب انکے بھی اقربا اور دوست و محب نہایت غم و ماتم کرنے
 لگے ابلیس انکے نزدیک آکر کہنے لگا تم ادریس کے فراق میں کیوں روتے ہو اور اتنا ماتم و زاری
 کس لئے کرتے ہو میں ایک پتلا ادریس کے جھڈیا کھڑا دیتا ہوں تم اسے دیکھ کر ادریس کی جگہ
 سمجھ کر ادریس کے جیسی اس پتیلے کی تعظیم و تکریم کیا کرو تمہارا دل تسکین پاوے انھوں نے
 ویسا ہی کیا جب اس بات پر ایک مدت گذری تب ابلیس لوگوں کو سمجھانے لگا کہ یہی تمہارا خدا ہے
 اور تمہارے باپ و دادا ایسے ہی پتلون کی پوجا کرتے تھے اور اپنی مراد نفع ضرر نہیں سے مانگتے
 تھے غرض دوسرے مرتبہ بت پرستی لوگوں میں شروع ہو کر شیطان کی تعلیم مشرق سے مغرب تک
 ہوتی چلی یہاں تک کہ اکثر لوگ مشرک و بت پرست ہوے خدا تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو پیغمبری
 دی انھوں نے لوگوں کو کچھ کم نہاں برس اسلام کی دعوت کی چپ آدمی مسلمان ہوئے اور
 باقی سب کے سب مشرک و کفر میں رہے نوح علیہ السلام کو ایذا دہنی شروع کی خدائے واحد نے
 طوفان بھیج کر ان کو دریا میں غرق کیا اور کوئی کافر زمین پر چہرہ رکھا پھر مدت کے بعد نوح علیہ السلام

کی اولاد میں آدمیوں کی خلقت روز بروز زیادہ ہونے لگی جابجا گانوں اور شہر آباد ہونے لگے
 پر بعد نوح علیہ السلام بنے کوئی پیغمبر نہ رہا اور چار چار پانچ پانچ سو برس تک کوئی امتیظ نظر نہ
 آئی کہ باعث ذمہ و غور و سب خوف ہوتے چلے تب ابلیس نے وقت مطلب کا دیکھ کر ان کے
 پاس آکر کہا کہ تم کس کی پرستش کرتے ہو اور کسے اپنا حاجت روا اور مالک سمجھتے ہو لوگوں نے
 کہا ہم کچھ جانتے نہیں کہ کسکی پرستش کریں اور کسے اپنا خدا سمجھیں ابلیس کہنے لگا تمہارے
 باپ دادا جنکی پرستش کرتے تھے سو مجھے معلوم ہیں جیلوہین دکھا دیتا ہوں غرض ابلیس کے
 ساتھ لوگ گئے ابلیس نے انکو پانچ پتہ بنلا دئے یعنی سونیکے اور بعض روپے کے اور ایک
 کا نام وداور و دوسرے کا نام سواع اور تیسرے کا نام یغوث اور چوتھے کا نام یعوق اور پانچویں
 کا نام نرسکھلانا لوگ وہی پانچ پتہ لاکر انکی پرستش کرنے لگے اور انھیں کو اپنا خدا سمجھنے لگے
 اور بت پرستی پھر تیسرے بار شروع ہوئی بعدہ خدایے واحد نے ہود علیہ السلام کو پیغمبری بخشی
 ہود علیہ السلام لوگوں کو اسلام کی طرف بلانے لگے چند آدمی مسلمان ہوئے اور باقی سب کے
 سب کفر و شرک پر رہے خدایتعالیٰ نے ان سب کو یون سخت بلا سے ہلاک کیا اور کوئی کافر نہ رہا
 پھر دن بدن آدمیوں کی آبادی زیادہ ہونے لگی اور شہر اور قریات بننے لگے پر کوئی پیغمبر نہ ہونے
 کے باعث لوگوں میں علم نہ رہا تب ابلیس آکر لوگوں کو کہنے لگا تم لوگ کس کی پرستش کرتے ہو لوگوں نے
 کہا ہم کلی بندگی کریں اور سب کو معبود سمجھتے ہیں ابلیس نے کہا تم خدا کو دیکھتے ہو لوگوں نے کہا نہیں ہیں کہا افسوس ان معبود
 پرستش کرتے ہو جاؤ اور پتھر کا پتلاناؤ اور اس کی پرستش کرو تمہارا دل اپنے معبود پر بخوبی لگے
 لوگوں نے ویسا ہی کیا اور بت پرستی پھر چوتھے مرتبے آشکار ہوئی غرض اسی طرح خدایتعالیٰ
 پیغمبر و مکو بھیجتا تھا اور لوگوں کو کفر و شرک سے منع کر کے اسلام دکھاتا تھا اور عرب و عجم کے ملک میں
 کبھی کفر اور کبھی اسلام جاری رہتا تھا مگر سند کے ملک میں کوئی پیغمبر نہ ہونیکے باعث شرک و کفر وہاں کے
 اکثر لوگوں میں قائم ہو کر زیادہ ہوا اور بہت سے شرک و کفر پھیلنے لگے ویسا ہی چلا آتا ہے اور
 تم جیسے تھل کے دشمن خاص خدا کی ہندگی چھوڑ کر بت پرستی اور شرک و کفر کو بہتر سمجھتے ہو اور مسلمانوں

کے سامنے اسکا انکار کر کے کہتے ہو کہ ہم بہت پرست نہیں نقیحات سامنے رکھ کر خاص خدا کی
 بندگی کرتے ہیں بھلا کہو تو ایسے تیلون سے تمہارا کیا کام ہوتا ہے اور کونسی غرض نکلتی ہے تم
 جانتے ہیں کہ ان تیلون سے چکی بہتر ہے کہ اُس سے پیسنے کی غرض نکلتی ہے اس بات پر کہیں
 کیا خوب ایک پت بھی ہے بدیت تمہیں پوجت ہرے تو ہم پوجیں پہاڑ + اس سے بھلی چکنیا کیس کھائیں
 سینارہ حاصل ہے کہ تم لوگوں کو ابلیس خراب کرتا ہے اور بہت پرستی تمہیں سکھاتا ہے بندہ کہنے
 لگا اگر ابلیس نے یہ فریب کیا اور لوگوں کو شرک و کفر و بت پرستی سکھایا ہوتا تو البتہ ہمارے
 کسی شاستر اور پوٹھیوں میں یہ کیفیت لکھی جاتی مسلمان کا جواب سب کو معلوم ہے کہ چور
 اور فریبی اپنی چوری اور فریب اپنے ذمہ میں ہرگز یہ تفضیل نہیں لکھتا اور لکھتا ہے تو کچھ اور ہی نام
 سے اور دوسرا ہی مطلب بنا کر لکھتا ہے تا وہ چوری اور فریب دوسروں پر ظاہر نہ ہو اور اب کے
 شاستر اور پوٹھیوں کا اصل جو یہ ہے ابلیس کی طرف سے برہہ کی معرفت ٹکوا ہے اس میں اگر یہ
 کیفیت ہوتی تو البتہ اسکا فریب لوگوں پر ظاہر ہوتا اور اسکے کر کے دام سے سب نکلتا ہے اور
 مطلب اس کا فوت ہو جاتا اور وہ ابلیس کہ جسے فرشتوں کی اسادی کی ہے سو اس وقت
 نادان اور کم عقل نہیں ہے کہ کیا فریب و کفر اپنے فریب کے دام میں بیٹے تھا کہ شاستر اور پوٹھیوں میں
 کھول دیوے اور لوگوں میں اپنی بدنامی اور بیوقوفی ظاہر کرے پر تمہاری بے عقلی ہے جو
 ایسا کہتے ہو ہندو لاجار ہوا اور بعد تامل کے کہنے لگا ہم لوگ وقت پوجا کے حب پر
 دل لگنے کے لئے ایک پتہ کے روبرو خدا کی بھگتی کرتے ہیں اس واسطے تم لوگ ہم پر
 طعنہ کرنے ہو اور کلمہ شرک و کفر و بت پرستی کہتے ہو تو پھر تم لوگوں کو کیا کہا جائے جو تم
 کہنے کے روبرو نماز پڑھتے ہو شاید تم بھی کعب پرست ہو گے اگر کعبہ پرست ہو تو پھر خدا
 پرست نہ کہلاؤ اور خدا پرست کہلاؤ تو پھر کعبوت پرست نہ کہو کیونکہ جیسے تم ویسے ہی ہم جیسے تم
 پتھر کے بنے ہو سے کہنے کے روبرو نماز پڑھتے ہو ویسے ہم بھی پتھر کے بنے ہوئے تیلون کے
 روبرو پوجا کرتے ہیں اور معبود حقیقی کو کہ خاص خدا ہے اپنا نہیں تصور کرتے ہیں مسلمان کا

جواب ہم لوگ اصل میں خدا پرست ہیں کعبہ پرست نہیں اور تم لوگ بت پرست ہو خدا پرست
 کیونکہ ہم لوگ جو کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے ہیں سو کچھ کعبہ خدا سمجھ کر کعبہ کو سجدہ نہیں
 کرتے بلکہ خدا واحد کی سجدہ کی ایک ہی جہت کی طرف رخ کر کے کرتے ہیں بخلاف
 تمہارے کہ تم جس بت کو چاہتے ہو اپنا خدا سمجھ کر ایسی کی طرف رخ کر کے اسی کی سستش کرتے ہو
 اور ہم جیون کے نزدیک تم لوگ جو بناوٹ سے کہتے ہو کہ خدا پر دل لگنے کے لئے ایک پتھر کے
 روبرو خدا کی بھگتی کرتے ہیں سو بالکل جھوٹا ہے کیونکہ تم سب ہندون کی ظاہر و بیدہی چال اور تمہارے
 شاستہ اور پوٹھوں کا قیل و قال چنانچہ نکھات پوتھی میں جو لکھا ہے سو اسی بات پر الالت کرتا ہے اور
 اس سے یہی ثابت ہے کہ تم لوگ اسی دیو کو کہ جس کا پتلا ہے اپنا خدا سمجھتے ہو اور اسی پر زہیان لگنے
 کے لئے اسکا پتلا روبرو رکھتے ہو نہت و بولا اگر تم خاص خدا سے واحد کی بندگی کرتے ہو تو خدا
 واحد کو کہ نبی جہت نہیں پھیکعبہ کی طرف رخ کرنا کہاں سے منکر کیا مسلمان کا جواب خدا سے
 واحد کو سب سے کچھ جہت نہیں ہے اسکی بندگی ہم سب پر لازم ہوتی ہے ایک ہی خدا کی بندگی ایک
 ہی رخ کی طرف ہونیکے لئے حکم ہوا کہ کعبے کے رخ کی طرف نماز پڑھو اور وہ کعبہ سب زمین کا
 میاں اور زمین کی ناط ہے اور اسکی طرف ہر طرف سے بلاشبہ و بلا وقت سب کو رخ کر کے
 خدا سے واحد کی بندگی کرنا نہایت سہل ہے اگر یہ میاں زمین کی جہت نہ ٹھہرتی بلکہ دوسری مشرق یا
 مغرب یا جنوب یا شمال جیسی کوئی جہت تو اپاتی تو اس کی طرف رخ کرنا بعضوں کے لئے مشکل
 ہو جاتا اور دوسرے کفار آفتاب پرست وغیرہ کی طرح ہماری بندگی کی جہت منقر ہو نیکا شبہ آجاتا
 غرض ہمارا خدا ایک ہے تو اسکی عبادت بھی ایک ہی جہت کی طرف ہوتی ہے اور تم لوگوں کے خدا
 بہت سے ہیں اور ان سب کے لئے جہت ہیں اس لئے ان کی پوجا بھی ہر طرف رخ کر کے ہوتی
 ہے پس نہ کہنے لگا خدا کی عبادت اور بندگی کے لئے اگر چہ آسانی اور ایک جہتی کعبے کی طرف رخ
 کرنے میں ہے پر ہم لوگ جانتے ہیں کہ ذات خدا کی سب گھٹ میں ہے اس لئے جہاں ہم رخ کرتے
 ہیں اسی کی ذات کی طرف رخ ہوتا ہے اور جبکہ روبرو بندگی کرتے ہیں تو اسی خدا واحد کی بندگی

ہوتی ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو بستیہ تون کا بھلا نا اور اسے رو بردر گلہ اپنے معبود کی پوجا کرنا اناجکت
 انا اور بڑی دلیل اس بات پر یہ ہے کہ جب کوئی حاجت اس پتے کے پاس جاتا ہے اور اس میں پتے
 تصور کر کے اس بات کو پکارتا ہے تو تزت اسکی مراد اور حاجت برآتی ہے مسلمان کا جواب تم
 گمان کرنے ہو خدا سب گھٹ میں ہے اور اس گمان پر تم لوگ بت پرست ہو گئے ہو تو پھر پتے
 سے کیا کام تمہارے گمان کے موافق تمہارے گھٹ میں بھی خدا ہو گا اور اسکی پوجا کرنا بس یہ ہے
 یقین جانا کہ ہمہ گمان تمہارا مطلق جھوٹ اور باطل ہے کہو کیونکہ وہ خدا ہے واحد اس قدر وجلال کے ساتھ
 ایسا نہیں ہے کہ کسی میں اترا جاوے اور کسی آدمی یا دیوی یا پری یا جانور یا پتھر وغیرہ کی اتنی تاب
 طاقت نہیں کہ اسے سما سکے اور دیو لوگ ہر کسی حسین میں سرایت کرتے ہیں اور اس میں چلنے
 ہیں پس تمہارے بنائے پتوں میں یا انکے پوجاریوں میں جو ہوتا ہو گا سو دیو ہے خدا نہیں اور اس
 پتے کے پاس جا کر جو اپنی مراد اور حاجت ترت پاتا ہے سو اسکی حقیقت یہ ہے کہ اس پتے میں اتنی
 قدرت نہیں کہ اسپر بیٹھی ہوئی کھی اڑا سکے یا زمین پر گرے تو پھر بیٹھ سکے پر دیو لوگ جو اصل میں
 آدمیوں کے دشمن اور دوزخ میں جانے والے ہی چاہتے ہیں کہ آدمیوں کو بھی اپنے ساتھ دوزخ
 میں لیں اس ارادے پر آدمیوں کے زمین و آسمان پر ہمیشہ بستے ہیں اور ہر طرح کر کے خدا
 واحد سے ان کو پھر اگر دوسرے کی طرف دل انکا جھکا دیتے ہیں اور انکو مشرک اور کافر بنا کر
 دوزخ کے لائق کر دیتے ہیں اس میں سے ایک یہ بھی طرح ہے کہ دیول جیسی آدمی جمع ہونے کی تلبہ
 چند دیو ہمیشہ بیٹھ کر تیار رہتے ہیں اور جب کوئی آدمی تم جیسے سمجھ وہ ان کے جھکا تا ہے اور
 وہ ان کے راندے چیا دیوتا کہہ کر اسے پکارتا ہے تو تزت ان دیوؤں میں سے ایک دیو یا زیادہ دیو دور
 جاتے ہیں اور حتی الامکان جسے ایذا دینی ہے اسے ایذا دیتے ہیں باوجودیکہ پہلے کسی کو ایذا دیتا
 ہو گا اسے نکال دیتے ہیں سو اے ایذا دینے یا ایذا دینا ہو تو چھوڑ جانے کے دوسرا ان دیوؤں
 سے کچھ نہیں ہو سکتا ہے یعنی جیسا کہ آزاری کو خپکا کرنا اور غیب کو تو نکرنا یا مرنے کو بچانا
 یا مرنے ہوے کو جیسا کرنا وغیرہ ایسے کام ان دیوؤں سے پھر کر نہیں ہوتے باوجود کہ تم لوگ

کہ
 کہ
 کہ

ان دیوؤں کے معتقد اور پوجاری ہیں مگر دوسروں کے جیسا کہ کبھی آزار اور غیبی اوزنوں کی
 اور مرنا وغیرہ ہر غرض تم لوگ فقط کتے کی سی ایذا دینا یا ایذا دیتا ہو تو چھوڑ جانا دیکھ کر ان دیوؤں میں
 یا ان کے نام کے بناے ہوئے پتھروں میں خدا ہی سمجھتے ہو اور ان کی پرستش کر کے مشرک و کافر بنے
 رہتے ہو سو صرف تمھاری گمراہی ہی یقین جانو کہ اس گمان فاسد پر دیوؤں کو ماننے سے اور ان کے
 نام کے پتھروں کی پرستش کرنے سے سوائے دوزخ کے دوسری جگہ ہرگز تکلیف
 نہ ہوگی اور خدا تم پر ہرگز رحم نہ کرے گا بلکہ ہمیشہ تمکو ایذا اور درد و سختی میں رکھے گا ہندو
 کہنے لگا ہم جانتے ہیں کہ ان دیوؤں کی پرستش کرنا البتہ بہتر اور فائدہ مند ہے کیونکہ خدا نے
 انکو ہم سے پہلے پیدا کیا اور دین کی آراستگی کا کام سب انھیں کے ہاتھ کروایا ہے پس وہ دیو
 خدا کے پسند کئے ہوئے ہیں اور ان کی پرستش کرنا گویا خدا ہی کی بندگی و پرستش ہے
 مسلمان کا جواب دیو لوگ خدا کے پسند کئے ہوئے کا گمان تم جو کرتے ہو سو یہ تمھارا
 گمان فاسد اور باطل ہے اور اس گمان پر خاص خدا کی بندگی چھوڑ کر ان دیوؤں کی پرستش کرنا
 جیسا ہے وہی خود خدا کے پسند کئے ہوئے نہیں ہیں اور ان کی پرستش کرنے سے خدا کی بندگی ہرگز
 نہوگی اور ایسے کام پر تمھارا خدا کبھی راضی نہوگا اور خدا نے ان دیوؤں کو ہم سے پہلے
 پیدا کر کے ان کے ہاتھ سے زمین وغیرہ درست کر دئے کا یہ سبب ہے کہ اس نے پہلے اپنے
 کرم و فضل سے تعذیر ازلی سے ہی تمھارا دیا تھا کہ تاج کرمت اور کرم و نعمت کو جو عظمت
 اقصیٰ ہے نبی آدم کو عطا ہوا اور خلافت اور تمام و کمال بزرگی اور قیامت تک جہان کی آبادی
 انھی کیطاف رہی سو جیسا کہ میں امیر کی سہاری آج کے قبل اسکے اتنے کی جگہ خدا شگافراش
 وغیرہ بھیج کر درست اور راستہ کروائے ہیں ویسا ہی خدا نے آدمی کی بزرگی مثل امیر کے اور
 دیوؤں کی خادمی مثل فرشتوں کے ظاہر ہونے کے لئے آدمیوں کے پہلے دیوؤں کو پیدا
 کیا اور ان سب کی بادشاہی انکو دی انھوں نے چالیس لاکھ اور تیس ہزار برس تک
 بادشاہی کر کے شہر بسائے اور زمین جہان بلند منظور تھی وہاں بلند اور جہان سپت درکار

تھی وہاں پست کی اور خدائے انکو ایسی قوت دی تھی کہ پھاڑ جیسے اٹھا کر جہاں چاہتے وہاں
رکھتے تھے اور زمین درست اور آراستہ بنا کر مکان بناتے تھے جب اُسے ہاتھ زمین آ رہتے
اور درست آدمی رہنے کے لائق ہوئی اور ان میں فساد اور فغدی نمود ہونے لگی تب
خدا تعالیٰ نے فرشتوں کو بھیجا کہ ان دیوؤں کو جگن اور پہاڑ و زمین نکال دیا جس بعد حضرت
آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور تمام و کمال بزرگی اور علم و فضل انکو عطا کر کے فرشتوں کے
ہاتھ سب عالم ملکوت کا سیر دکھا دیا اور سب کو حکم کر کے ان کو سلام اور سجدہ کروایا
اور سب پر انکی بزرگی نگاہ کی البیس نے انکو ایک سجدہ نہ کرنے کے باعث ہزاروں سال
کی اسکی عبادت پامال کی اور اسے مردود کر دیا عرض اسد لغانی نے آدم علیہ السلام
کو یہ ایک وجہ سے بزرگی دے کر تمام خلقت میں عزیز اور مکرم کیا اور دین پاک کہ اسلام ہے
انکو عطا فرمایا اپنی معرفت سے مشرف کیا اور پچیسویں دی اور ان کی جو روح علیہا السلام
کو انکی بائیں پسلی سے پیدا کر کے ان سے پشت در پشت آدمیوں کو پیدا کرنا جاری رکھا
اور قیامت تک جہاں کی آبادی انھی کی طرف مقرر کر دی حاصل یہ کہ خدائے واحد نے
دیوؤں کو خد متنگاری کے لئے پیدا کیا اور آدمیوں کو امیر کے لئے پھر تم لوگ آدمی ہو
خد متنگار جیسے دیوؤں کی جو پرستش کرتے ہو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمھاری نقل وہی راجا
کے بیٹوں کے بیسی ہے کہ انھوں نے بادشاہ کا حق سلبہ اور ان کو یا اور بادشاہ نے ان کو
پکڑو اٹھا کر جلتی آگ میں ان کو جلا دیا اور ذرہ بھی انکی عاجزی نہ سنی تختہ فضا اسکا بیہ ہر
کسی بادشاہ نے ایک برہمن راجا کو بہت سانسہ ڈار کر کے کسی ملک کا امیر بنایا اور اس کے
رہنے کے لئے اس ملک میں پہلے چند بلیا رکھی ان کے ہاتھ ایک مکان سمھ اور وہاں
کے رستے اور باغ اور زمین ہموار لایق سیر کے بنا کر اس راجہ کو وہاں بھیجا راجہ وہاں جا کر
امیری کرنے لگا اور بادشاہ کا حق بادشاہ کی خدمت میں ہمیشہ بھیجتا رہا جب وہ مر گیا اور
بادشاہ نے وہی امیر ہی اس کے بیٹوں کو دی اور وہ امیر بنے تب ملک کا بیٹا اور زمین

کا خراج جو کہ جمع ہوتا تھا سوان بیلداروں کو دینے لگے بادشاہ نے یہ خبر سنا کر پہلے اُن کی طرف ایک آدمی خاص اپنے چیلون میں سے بھیجا کہ آیا یہ کیا بے انصافی ہے جسے تمکو تمہارا باپ کی جگہ امیر بنایا اور تمہارا حق حکومت دیکرا دینی خدا تمہارا بیلداروں کو دیتے ہو اب اس سے باز آؤ اور تمہارا حق حکومت چھینچاؤ و راجہ کے بیٹوں نے اس پیغامی سے کہا کہ بادشاہ نے ان بیلداروں کو ہمارے باپ سے پہلے یہاں جیکر یہاں کا سب کام آہستگی وغیرہ کا ان ہی بیلداروں کے ہاتھ کروایا ہے اور وہ بادشاہ کے پسند کے ہوتے ہیں اس لئے ملک کے بیٹوں میں سے ان بیلداروں کو دینے سے بادشاہ ناخوش نہو گا بلکہ ہم سے ہنسنا یعنی اور خوش رہیگا عرض بادشاہ نے یہ حسب شکر انکو کپڑا اور منگیا اور جلتی آگ میں جلادیا اور ان کی ناجزبی اور زاری ہرگز نہ سنی پس ایسا ہی تم لوگ جو خدا کی پسند کی چھوڑ کر بت پرستی میں لگے ہو سو خدا تمکو بھی اسی طرح موزخ کی جلتی آگ میں جلادے گا کیوں کہ تم لوگ بھی قرآن اور پیغمبروں کا حکم نمان کر خدا کا حق جو خاص انکی پرستش ہے سو اسکی پیدا کئے ہوئے آدمیوں کے خدا تمہارا دیوون کو دیتے ہو ہندو کہنے لگا اگر خدا ایسا ہی ہے تمہاری خدمت کے لئے دیو پیدا کیا ہے اور ان کی پرستش جیسا ہے تو پھر یہ بہت سب ہندوی بڑے وقار رام اور کرشن جیسوں نے اس لئے اختیار کیا تھا اور وہی باطل پرست تھے تو پھر انہوں نے اتنا کہاں کہاں سے پایا مسلمان کا جواب رام اور کرشن وغیرہ کہ جبکو تم لوگ اوتار سمجھتے ہو سو سب گمراہ اور بد خیال تھے اور تم لوگ جو انکو اوتار سمجھ کر اپنے خدا کہتے ہو سو صرف تمہاری گمراہی ہے کیونکہ اوتار کی معنی یہ ہے کہ خدا اس میں نمود ہوا ہو پر خدا کی ذات نامی کسی ہے کہ کسی کے پیٹ سے پیدا ہوے یا کسی میں گھس کر ذرہ ہوے سچ تو یہ ہے کہ تم لوگ جسکو اوتار کہتے ہو ان میں کوئی بھی اوتار نہیں تھا خصوصاً رام کہ جسے تم لوگ سب اوتاروں میں بڑا اوتار سمجھتے ہو سو وہ بھی اوتار نہیں ہے جیسا کہ رام داس پوتھی وغیرہ سے بخوبی ثابت ہے اور اس نے اوتار نہ ہونا بہت ہی وجہوں سے ثابت کیا ہے وجہ پہلی یہ ہے کہ وہ رام اہل و عیال اور خویش و اقربا و دور لوگوں کے جیسا کہ تمہارا تھا چنانچہ رام داس پوتھی میں لکھا ہے کہ رام داس پوتھی راجہ کا بیٹا اور اس کے بہن

پچھن اور بھرت اور خیر و گنہ اور اسکی جو رو سینا اور اسکا بیٹا ہو انکوش ہر انتہی پس وہ رام اگر خدا کا اوتار
 ہوتا تو دوسرے کے پیٹ سے اتنی تکلیف سے پیدا ہونا کیا ضرورت تھا اور کھینچنے کے حج میں بڑا کر
 پیشاب اور پانچاخی زمین اپنے کر نہیں کیا فائدہ پس معلوم ہوا کہ رام اوتار نہیں تھا دوسری وجہ یہ ہے کہ اس
 رام نے سینتا سے جو شادی کی تھی سو فقط اپنے بازو کے زور سے اور پہلوانی کی قوت سے کسی
 جیسا کہ وہی رام داس پونھی میں لکھتا ہے کہ جب سینتا جوان ہوئی تب اکثر اوتار بے اس سینتا کے لئے
 اسکے باپ سے درخواست اور منگنا کرتے تھے یہاں تک کہ دوساسہ راون نے بھی اپنے واسطے پیغام
 بھیجی بعد سب کے رام نے بھی اپنے لئے پیغام کیا جب ہر طرف کے پیغام اور بڑے بڑے اجاڑوں
 کی طرف سے منگنا آیات سینتا کے باپ نے اندیشہ کیا کہ اگر ستیا میں ایک کو تیا ہوں تو دوسرا
 میرے لئے تھا ہو کر دشمنی پر کہ ماند تھا ہی آخر الامیر ہی تدبیر ٹھہرائی کہ جو غالب اور زور آور ہو ستیا کے ساتھ
 شادی کرے بنا بر اسکے ایک تیر اور کمان برسہ و بار رکھ کر شادی کر دی کہ جو کوئی یہ تیر کمان چڑھائے
 وہ سینتا کے ساتھ شادی کرے پس جو لوگ کہ سینتا کی خواہش رکھتے تھے سب جمع ہوئے اور وہ
 تیر کمان پر کھینچنے کا ارادہ کیا پر کسی سے کچھ نہ ہو سکا یہاں تک کہ دوساسہ راون بھی عاجزا اور لاچار ہوا تب رام
 نے بڑی قوت سے وہ تیر کمان پر کھینچا سینتا سے ویسا ہی چولہن کا ہار اسکے گلے میں لگا ڈالا اور برسر
 دربار جا اسکی گودی میں بیٹھی انتہی پس اس وجہ سے ثابت ہوا کہ وہ رام اوتار نہیں تھا اگر اوتار ہوتا
 تو اوتار کی جو رو ہونے ہاری پر دوسرے سے نظر نہ رکھنے اور اسکے لئے رام کے روبرو حاضر ہونے سے
 بلکہ رام اوتار ہی سمجھ کر اسکی درہشتہ کرنی اپنی برابری والا اسے نہ سمجھتی اور اتنی قوت سے تیر
 کمان پر کھینچنے کا کام نہ چرنا فقط اوتار اپنے پری جو رو میں جو جاتی بتیسری وجہ یہ کہ اس ام کی جو رو
 سینتا کو دوساسہ راون نے بھاگا تھا اور سات برس تک اس سے عیش کیا چنانچہ وہی رام داس
 پونھی میں لکھتا ہے کہ جب ستیا برسہ و بار جا رام کی گودی میں بیٹھی تب دوساسہ راون نے یہ ملہ جرا
 دیکھ کر نہایت غصہ ناک ہو کر ہاتھ پر پھینکتا ہوا انکا کو جانتہ کھا بیٹھا کہ ایک مرتبہ سینتا کو لاکر اپنی ران
 کے نیچے نہ باؤن تو لنگاپتی نہ کہلاؤن غرض سینتا جب ام کے گلے لگی تب راون نے فرصت کا وقت

دیکھ کر ایک فقیر کی طرح بھیک مانگنے کے جیلے سے رام کے گھیرا اور سینٹا سے بھیک طلب کی سینٹا
 نے بھیک دینے کے لئے باہر قدم رکھنا ہی تھا کہ اس نے لٹکا کو بھاگا اور سات برس تک اس کے
 ساتھ بخوشی عیش کیا اور اس سے یہی کہتا تھا کہ لائیر رام اب کہاں ہے جو تو برسوں سے دربار جا سکی گودی میں
 بیٹھی تھی بھلا اب کہہ کہ کسی گودی میں بیٹھی ہے الفقصہ ایک روز دوسا سہ راون کی جوڑ و منڈ و ہری نے
 خواب میں دیکھا کہ ایک باندے نے اگر شہ لٹکا کو بلا دیا اور رام کے لشکر کے ساتھ اگر دوسا سہ راون کو اور
 اسکے جہایون بیٹون کو مار کر سینٹا کو لے گیا منڈ و ہری نے بہ خواب فجر کے وقت دوسا سہ راون
 سے کہا دوسا سہ راون نے اس خواب کا اعتبار نہ کیا اور کہنے لگا کہ اس منڈ و ہری تو سینٹا کے چلا
 سے یہ وہی ہے لائی ہو گیا یہ وہی ہے تیرا گز فایذہ نہ کر پگا اور میں سینٹا کے عیش سے ہاتھ اٹھا کر
 اسے رام کے گھر نہ پہنچاؤ گا انتہی پس اس وجہ سے بھی ثابت ہو کہ وہ رام کو اتار نہیں تھا اگر وہ اتار
 ہوتا تو اپنی جوڑ و اپنے ہاتھ سے لٹکا کو اور بلا نہ کرتا اور اتار کے کٹھ کی طرف ادنی راون جیسے دیوں
 پر گزیش قدمی ہوتی اور ہوتی تو اپنی جوڑ و سبالتا اور دوسرے کے ہاتھ خراب ہونے نہ سینٹا
 جو تھی وجہ یہ کہ وہ رام اپنی جوڑ و کے لئے نہایت پرانے حال ہو کر بڑی محنت سے نہاروں
 اقمین لٹکا ہوا پنا دوست جنوت دیو جو باندے کی شکل رکھتا تھا اسے اور اپنے بھائی کچھ لٹکا
 کے ساتھ ہمراہ لیکر سات برس میں راہ لٹکا کی طو کر کے لٹکا کو جا پہنچا تب جنوت دیو نے شہر
 لٹکا جلا دیا اور رام نے اپنا لشکر لیکر ایک طرف سے جا کر اور راون سے اور اسکے بھائی بیٹون سے
 ایسی لڑائی کی کہ ان سب کو مار لیا اور سینٹا کو لایا جیسا کہ یہ مضمون اسی رام داس پونجی میں لکھا ہے پس
 اس سے بھی معلوم ہوا کہ وہ رام کو اتار نہیں تھا اگر اتارنا ہوتا تو ایک آن میں لٹکا کو جا پہنچتا راہ میں اتنی تھی
 اور شدت نہ اٹھاتا اور بدون لڑنے کے راون وغیرہ کو مار کر سہا کو لے آتا اور جنوت جیسے بھائی
 دیوں کی مدد نہ لیتا بلکہ بلا مشقت جہاں ہوتی وہاں سینٹا کو لٹکا لیتا پانچویں وجہ یہ ہے کہ وہ گمراہ لوگوں
 سے نہ تھا جیسا کہ وہی رام داس پونجی میں لکھا
 ہے کہ جب رام نے دوسا سہ راون کو مار کر سیدیا لوگے تب بعد پھر سے دن کے معلوم کیا کہ وہ حاملہ تھی

پس ویسا ہی اپنے بھائی پچھن کو حکم کیا کہ سینا کو لیا اور جنگل میں مار ڈال پچھن نے رام کے حکم کو جو
 سینا کو جنگل میں لے گیا اور اسپر رحم کر کے جیتی جنگل میں چھوڑ دی سیتا اس جنگل میں ایک رہنے کا
 مکان بنا کر وہاں رہنے لگی اور ایام جل کے پورے ہونے کے بعد بیٹا جنی اور نام اسکا لہوا انکوش
 رکھا پس اس سے ثابت ہوا کہ وہ رام اور تار نہیں تھا اگر تار ہوتا تو اپنی جورو کا حال پہلے ہی سے معلوم
 کر لیتا اور اس وقت مازنا لوگ اسکا پیٹ دست بچھتے تک نہ کھتا بلکہ اسے اپنے گھرنہ لاتا اور اتنی پشیمانی بھی
 نہ اٹھاتا جھٹی وجہ یہ ہے کہ سینا کا بیٹا لہوا انکوش نے خورد سالی میں ام کو سمجھا ڈالا اور اسکی چھاتی پر
 چڑھ بیٹھا چنانچہ وہی رام داس پوتھی میں لکھا ہے کہ انکوش سیتا کا بیٹا جو وہیں اپنی ماں کے ساتھ جنگل میں
 رکھ کر دن بدن بڑا ہوتا تھا اور ٹھنڈا گیارہ برس کی عمر کو پہنچا وہ ایک وزوانق معمول کے اپنے جنگل میں
 سیر کر رہتا تھا اتفاقاً رام بھی اسطرح شکار کے لیے نکل آیا اور شکار کھینے لگا انکوش نے رام کو بچا پانہن
 اور اسکی کیفیت سے یہ نہیں تھی رام کے مقابل ہو کر کہنے لگا کہ یہ جنگل ہمارا ہے اور تو کون ہے جو بے
 اذن اس جنگل میں شکار کرتا ہے رام نے عصہ سے اپنا نام و نشان بتانے کے قبل اسپر کمان پھینکی انکوش
 جو حمل میں ہونیا اور چالاک تھا رام کی کمان چکارا سکے ساتھ کشتی کے ہاتھ چلنے لگا اور ایک دو ہاتھ
 میں رام کو پھینچا اور سینے پر اسکے چہرہ کر ڈیا کہ مارے اتنے بین رام نے سو گند دیکر پوچھا کہ تو کون
 کیسکا فرزند ہے جو نوٹے اٹنی جو انگری اس خورد سالی میں کر کے مجھ جیسے پہلوان کو عاجز کیا انکوش
 نے کہا میں انکوش ہوں اور باپ سیرام اور ماں میری سینا ہے رام بولا میں ام ہوں اور سینا
 میری جورو ہے انکوش یہ سننے ہی اتر پڑا اور رام کے قدم پر گر کر رام نے اسے اپنے گلے سے لگا
 کر اپنے گھرنہ لایا اتنی پس اس سے بھی ثابت ہوا کہ وہ رام اور تار نہیں بلکہ میلوان تھا بھلا اگر تار تھا تو
 پھر انکوش بے باوجود اس کم عمری کے اسے کیسا زین پر لگایا اور اتنی بدنامی کیسی دی ساتویں
 وجہ یہ ہے کہ وہ رام نہایت بے غیرت اور بے شرم تھا کہ اپنی جورو سیتا کی حرام کاری اور بہ
 معامی معلوم کر کے گھسے کالہ یا اور پھر گھرنہ لارکھی اور اس سے عیش و عشرت کرنا جاری رکھا
 جیسا کہ وہی رام داس پوتھی میں لکھا ہے کہ جب رام انکوش کو گھرنہ لایا تب اپنے بھائی پچھن سے پوچھا کہ

سیتا کہاں ہی چھین عرض کر کے کہنے لگا کہ سیتا جنگل میں جیتی ہو رام سنگے پائون گیا اور منت اونگی
 کر کے سیتا کو گھر لایا اور آخر بونگ اس سے عیش کرتا رہا انتہی پس اس سے ثابت ہوا کہ وہ رام تھا
 نہیں تھا اگر اتنا ہوتا اتنی بے خیرتی اور بے حیائی نہ کرتا اور دوسرے سے بگڑی ہوئی عورت
 گھر سے کال دیکر پھر سے گھر نہ لانا اور اس سے خوش نہ رہتا آٹھویں وجہ یہ ہے کہ وہ ہمیشہ تلسی کی
 پوجا کرتا تھا جیسا کہ اشد تلسی پوجی میں لکھا ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ وہ رام اتنا نہیں تھا کیونکہ
 اگر وہ اتنا ہوتا تو دوسری چیز کی پوجا نہ کرتا غرض اس طرح سے بہت سی وجوہ سے ثابت ہو گیا کہ
 اتنا نہیں بلکہ وہ پہلوان شکار کر کے ہمیشہ کھا کر رہتا تھا اور دوسرے شہ کے اور کا فون کے
 جیسا وہ بھی کافر و منکر تھا اور عیب ہو کہ تم لوگ ایسے ناقص عقل غیر متا و رب شرم رام کو او
 ایسے عیب دار سیتا کو ہمیشہ باہر کے سیتا رام سیتا رام کہتے پھر نہ ہونہ وہ کہنے لگا وہاں
 راون نے سیتا کو رام کے گھر سے لیگیا تھا پراے اس عصمت کے ساتھ رکھا تھا اور خراب نہ تھی
 مسلمان کا جواب و ساسہ راون نے سیتا کو لہجا کر سات برس تک اُس سے عیش کر کے اسکے
 ست کو خاک میں ڈال دیا رام اس وغیرہ پوجیوں سے ثابت ہو اور عقل کے روتے بھی یہ بات صحیح
 معلوم ہوتی ہے کیونکہ و ساسہ راون نے پہلے جو سیتا کو منگنا کیا تھا سو فقط گھیر میں رکھنے کے لئے
 نہ تھا بلکہ عیش کے لئے تھا اور وہ سیتا اسکے ہاتھ نہ آنے سے اسکے دل میں ضد پڑی تھی سو اس
 استان سختی اور شدت کے ساتھ رام کے گھر سے لیگیا ہوا تباہ اس کا بدام عیش ہی کیا ہوگا نہ فقط
 گھیر میں رکھنا اور و ساسہ راون دیوناٹ و شہ کا پوتا یعنی اسیسا کا بیٹا تھا اور دیو لوگ جانوروں
 کے جیسے بے تیز ہونے میں اور وقت شہوت کے اپنی یا پرائی جو ہاتھ آتی ہو اسی سے اپنی
 شہوت ٹھنڈی کرتے ہیں مہلا اگر راون سیتا سے عیش نہ کرتا تو اتنی خیرت پر اکر اپنا اور اپنے
 جانیوں بیٹوں کا سر نہ کٹو تا بلکہ سیتا جیسی کی تیبی امانت رام کے حوالے کر کے اپنے اٹھاپان
 بیٹوں کی جان کا امان پانا اور وہ اتنا خراب کام نہ کرتا تو رام بھی اسکو جان سے نمازتا غرض رام
 اتنا نہیں تھا اس لئے اسکی جو رہ سیتا کو راون نے لہجا کر اپنی ضد پوری کی اور جان و مال سے

ہاتھ اٹھا کر اپنی قسم کے موافق ایک مرتبہ سیتا کو اپنی زبان کے نیچے دبایا اور رام بھی کیا جو انگریز
 کہ سختی اٹھا کر آخر اپنی جو رو کے یاد کو مارا اور اسے لاسے ہندو بولا تم لوگ اگرچہ رام پر طعنہ زنی
 کرتے ہو پر وہ رام بہت بڑا اوتار تھا کہ اس نے دنیا سے جاتے وقت اپنی سستی کے سب لوگ
 شکر پر لگیا اور بہشت میں داخل ہوا جو اب مسلمان کا رام تو جیتا آسمان پر نہ گیا بلکہ زمین پر
 ہی اسکی موت ہوئی ہوا اور تمہارے بعضے پندت لوگ اور پو تھیون والے جو رام کے آسمان پر
 جاننے کی کیفیت کہتے ہیں سو سب جھوٹے اور بناوٹ ہی کیونکہ وہ رام اگر اسقدر ہونتا تو لنگا کو جانچ
 میں اتنی تکلیف کیون اٹھاتا اور سات برس تک لنگا کی راہ میں حیران نہ رہتا بلکہ سب اشکر کے
 ساتھ اسی روز لنگا کو جا کر سیتا کو لاتا اور خراب ہونے نہ دیتا غرض رام تو اب سترا نہ گیا ہو گا بلکہ تم لوگ
 اچھے بڑا اڑاتے ہو کسی نے سچ کہا ہے کہ پران مئی پرند بلکہ مریدان می پرانند عجب تمہارا مذہب ہے
 کہ جسے چاہتے ہو اسے اوتار یا خدا بناتے ہو پھر وہ آدمی ہو یا جانور یا پتھر بھلا جس نام میں کچھ ٹھہر
 منسانی یعنی پرستید ہو کہ کیشن جیسے بد ذات زانی فساد ہی کو اوتار سمجھتے ہو کیا یہ معلوم نہیں کہ کون
 آہرینے گولی کا بتیٹھا اور اسے کو پنی کارانی کی فوت پر چند روز حکومت کر کے گولیاؤں کی جوان
 جوان لڑکیوں کو خراب کیا اور طرح بطح کے طلسم کر کے اپنے کو گدینا کہلایا ہے معلوم ہوا کہ تمہارا کوئی
 دوسرا خدا ایسا ہے بد ذات ہو گا کہ جسے ایسے بد ذات اوتار لیا ہے غرض تم ہندو لوگ سب کے سب
 گمراہ ہو کہ جس میں کچھ زور یا ہنر یا جاو و یاد دوسرا کچھ کام عجب دیکھتے ہو ایسا کہ میں خدا او کہ میں خدا
 کا اوتار ٹھہرا لیتے ہو مہاراج کچھ انصاف کی راہ سے سوچو اور بیہ ہندوی بد مذہب اور بد آئین
 اور شرک و کفر چھوڑ دو اور مذہب نیک و خوش آئین کہ دین سلام ہی اختیار کر کے اپنی بھلائی دنیا
 اور آخرت کی جاصل کرو میندو لا جواب ہو کہنے لگا تم حج فرماتے ہو پر ہر ایک مذہب کی کتابوں اور
 شاستروں میں اسطرح کی کپڑ کی باتیں بہت سی پائی جاتی ہیں اس لئے فقط اتنی ہی بات پر اپنا
 مذہب قدیم چھوڑنا اور دوسرا مذہب جدید اختیار کرنا اور اپنے بزرگ خود کو پانچ پانڈوں کو کہہ کر ملک
 سنبھلے رہنا اور جو رسوا ورنیک آئین اور صاحب عدول اور نیک ذات اور صاحب شرف

تھے ایسے بزرگوں کی شرافت کو عیب لگانا محض سے نہایت بعید اور دور ہر مسلمان کا جواب
 دلانا دن کو بھی لایق ہے کہ ہندو ہنس چھوڑ کر نیک دین اور خوش آئین اختیار کریں اور بزرگوں کی خیال اور
 رسوم پر نظر نہ رکھیں اگرچہ وہ شرافت انہی یا نظافت کو ہی رکھتے ہوں چرکبہ و عمر پانچ پانڈوں کے جیسے
 بد اور بد رسم اور بد آئین اور خونی فساد ہی اور حرام کے جسے ہوسے حرامی ہوں تو ان کی حال
 اور انکار سمجھنا سخت بابر کرنا تو کیا فقط ان کو انشرف کہنا بلکہ انکو اچھے سمجھ کر انکا نام لینا بھی سخت بد
 اور دانائی سے بعید اور دور جو اور تمنا سے بزرگ بد اور بد رسم اور بد آئین اور خونی فساد ہی اور
 حرام کے جسے ہوسے حرامی ہونے پر بہت سی دلیلین ہیں یہی دلیل یہ کہ ان پانچ پانڈوں کا یہ
 جو ہنہم رہ سوا اور اسکے بھائی راجہ دھرتراشت اور بدرتنیو جو ایک واس کر کے ایک دیوہنسا
 اسکے نطفے سے پیدا ہو کر یہ راجا جتیرسج کے کہلانے سے کیا کہ جہا بھارت پوتھی میں لکھا
 ہے کہ ہندوستان میں ایک جمیت ریسج نامی بڑا راجہ تھا جب وہ دیکھتا ہوا تھا کہ اسکی
 دولت نے دیکھا کہ سلطنت کا کار و بار چلانے کے لئے کہ فی اسکی اولاد سے نہ رہا آخر کار یہی
 شہرت ٹھہری کہ اسکی عورتوں کو داس دیو کی خدمت میں بھیجا یعنی اسکی دونو عورتوں کو
 نزدیک داس دیو کے بھیجا پہلی جو راجہ کی جب داس دیو کی خدمت میں گئی اور داس دیو
 اسکے نزدیک آیا تب اسنے اس دیو کی تمک اور بہت سے کھین اپنی بندگی میں اور وہی حالت
 میں وہ دیو اس سے ہم صحبت ہوا اسنے اس سے اندھا بنا پیدا ہوا اور نام اسکا دھرتراشت
 رکھا اور دوسری عورت جب اس دیو کی خدمت میں پہنچی تو کھین اپنی بندگی میں پر اسکے
 جمال کی چاک سے زرد ہو گئیں اس سبب سے اس سے ایسا بنا ہوا کہ تمام بدن اس کا
 زرد ہوا اور نام اس کا پانڈر رکھا اور تیسرے مرتبہ راجہ کی گیند اس دیو کے نزدیک گئی اور
 حاملہ ہو کر مٹی جانی نام اس کا بد رکھا پھر یہ تینوں راجہ جمیت ریسج کے بیٹے کہلانے
 لگے اور وہ ان کا راجہ پانڈو کہلا سوا سوا سوا سوا سوا سوا سوا سوا سوا سوا سوا سوا سوا سوا
 دلیل یہ کہ وہ پانچ پانڈو راجہ پانڈو کہلانے سے یہی حقیقت میں وہ پانچوں بھی

اسے دھرم پوت بھی کہتے ہیں پھر اسی طرح دوسرا بیٹا پیدا ہوا اور نام اسکا بھی ہم سین رکھا بعد اسی
 مرتبہ تیسرا بیٹا جو بدین آیا اور نام اس کا رجن رکھا من بعد چوتھے مرتبے چوتھا بیٹا ہوا اور
 نام اس کا سہا یور رکھا اور بعض کہتے ہیں کہ سہا یور راجہ پانڈک دوسری جورد سے پیدا ہوا ہے
 اور پانچویں مرتبہ پانچواں بیٹا جنی اور نام اس کا کل رکھا انتہی پس اس سے ثابت ہوا کہ یہ پانچوں پانڈ
 راجہ پانڈک کے بیٹے نہیں تھے اور فشتے سے پیدا ہونے کی کیفیت جو لکھی ہے سو اس پوتھی لکھنے
 والے کی بناوٹ ہے کیونکہ دوسری پوتھی گنگاوتی جو نہایت معتبر ہے اس میں لکھا ہے کہ کونتی نے فقط
 راجہ پانڈک کی آزدگی ہونے کے لئے ناتہ کا اور فشتے کا بہانہ کیا پر مکان میں ایک طرف سے
 کونتی نینتی کو بلوا کر اس سے ہم صحبت ہوتی تھی اور ایک کے بعد ایک پانچ بیٹے جنی اور یہ کونتی
 کی نہایت دانائی ہے کہ اگرچہ اس نے مرد سے اجازت پائی تھی اور اسکے حکم کے موافق فرزند
 بہم پانچاے لیکن دوسرے مرد سے ہم صحبت ہونے کی زخم اپنے مرد کے دل پہ ہونے پر
 دیا نتیجہ ہی وہیں یہ کہ وہ پانچ پانڈک حرام کے بنے ہوئے ہیں جیسا کہ اوپر گدرا اور وہی گنگاوتی
 میں کہ جو معتب پوتھی ہے لکھا ہے کہ پانڈکوں کی پیدائش میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے مگر صحیح
 یہ بات ہے کہ جب راجہ پانڈک نے اپنی جوردن کو فرزند بہم پانڈک کی اجازت دی اور اسکی عورت
 کونتی جو نہایت جمیلہ و شکیلہ تھی اس نے دوسرے مردوں سے عیش کناٹا شروع کیا تب جیال
 راجہ پانڈک نے دیکھ کر غلبہ شہوت میں ہوا اور کونتی سے نزدیکی کی اور اسی حالت میں عین لذت
 کے وقت نینتی کی بددعا نے باعث مرگیا اور کونتی نے وہی پہلی اجازت پر نینتی وغیرہ سے
 بہم صحبت ہو کر ایک کے بعد ایک پانچ بیٹے جنی پیدا بدستہ یعنی دھرم پوت اسکی پیدائش کا
 یہہ قصہ ہے کہ ایک روز کونتی بناوٹ ہو کے کپڑ اور زیور سے آراستہ ہوئی اور دیول میں
 دیوی کی پوجا کے لئے گئی اتفاقاً وہاں نینتی جو اس سے لنگہٹ بندھی تھا اس لئے کونتی
 کو اس خوبصورتی اور جوانی کے ساتھ ایلیں دیکھ کر خود سے بیخود ہو گیا اور دیالے شہوت میں
 سوٹے کھانے لگا مگر اس بیخود ہو کر کہنے لگا اسی کونتی تجھ کو ایشور نے بہت ہی کچھ حسن دیا ہے اور

تو لاین سرک کے ہر اگر تو ایک کام کیا کرے تو اسکے باعث دیکھنے میں جاوے اور وہاں کچھ
 سترہ اسمکان اور اس سے دو چند خوبصورتی ملے کو نئی نے پوچھا وہ کوہنا کام ہر کہ جسکے باعث
 میں دیکھنے میں جاؤں گی پیشی بے کہا دل ہر کسی دکھا کر کو نئی نے کہا سطح سے پیشی نے
 کہا ہاتھ سے اور بات سے اور زوات سے اگر میرا بھی دل اس وقت رکھے گی تو البتہ مجھے مجھے
 جیسا فرزند عابد پسندیدہ پیدا ہو گا کو نئی کے دل میں بھی کچھ آگیا اور اس پیشی سے ہم صحبت
 ہوئی اور اسی محل سے بعد تو مہینے کے بیٹا جنی اور پرورش کے لئے اسی پیشی کے حوالے
 کیا پیشی نے نام اسکا پرستہ رکھا اور پرورش کر کے جلد زہا و تقویٰ سکھا دیا دوسرا بھی میں
 اور اسکے پیدا ہونے کا یہ حال ہر کہ ایک دیوہیسا سر کہ جسے ہر ت بھی کہتے ہیں اس تک میں
 رہا کرتا اور لوگوں میں ظاہر آتا اور لوگ اسے ہمیشہ ایک گاڑی بھر کر کھانا نبوت بھیجا اسی کی پوجا
 کیا کرتے تھے اور وہ بھی ان لوگوں کی استفذ نگاہی کیا کرتا تھا کہ کوئی دوسرا دیوان کے
 طرف آئیں سکتا اتفاقاً ایک روز کھانا بیجانے کی نوبت کو نئی کی ماں کی تھی اور اسے اس فر
 کچھ کام دینا پیش تھا اس لئے اس نے اپنی بیٹی کو نئی سے کہا کہ تجھے کچھ کام ہو جا اور میرے کھانا
 دیوں میں پتیا سے کو نئی نے اچھی ساری پین چینی چٹی سے آراستہ ہو کر گئے تھے وہی اپنے کو نین
 کیا اور گاڑی پر سوار ہو کھانا لے گئی جب دیوں میں داخل ہو کر دیوی دژن کے لئے دیوں
 کے نزدیک گئی تو دیوں نے اسی وقت کو نئی کو پکارا اور اس سے ہم صحبت ہوا اور کھانا بھی کھایا
 کو نئی نے اپنے بلند طالع سمجھ کر خوشی اور خرمی سے گھرائی اور تمام تہہ بان سے کھانا تو بھی
 اپنی عادت جانا خوشی کہتے لگی سو اسی محل سے بعد تو مہینے کے کو نئی کو بیٹا پیدا ہوا اور ہم
 اسکا بھیہ میں رکھا تیسرا جن اور اسکی پیدائش کا یہ ماجرا ہر کہ ایک روز کو نئی نماز کے لئے
 نکلا پر گئی اور وہاں ننگی ایک گوشے میں غسل کر رہی تھی اتفاقاً ایک کچھاپچی گاڑی پر
 بیٹھا ہوا اس طرف نکلا اور کو نئی کو اپنی سرخ و سنہلا دیکھ کر بے اختیار کڑی ہر سے کو دیا
 اور اپنی تھی اس لئے وہیں اس سے بیکہ ہم صحبت ہوا جب کو نئی حاملہ ہوئی تو حمل اپنا مخفی میں رکھنے

لگی اور وقت جسے کے ایک خندق کے بازو پر آسے میں جا جینی اور پچھ چھوڑ کر آنے کا ارادہ
 کر رہی تھی کہ ایک شخص تیر انداز کہ نام اس کا دونا جارج تھا شکار کو جو گیا تھا اوہر سے نکلا اور وہ
 بچہ کو نتھی سے مانگ لیا کو نتھی نے وہ بچہ دیکھ لہنی مان کے گھر آئی اور دونا جارج وہ بچے کو لے
 اپنے گھر گیا اور اسکا نام ارجن رکھا اس جہت سے کہ جہاں وہ پیدا ہوا تھا وہاں گھاس بہت سی
 تھی اور ان کی زبان میں گھاس کی جگہ کو ارجن بولتے ہیں پھر دونا جارج نے اسے پرورش
 کر کے تیر چلانے کا ہنر با کمال سکھا دیا بہا تک تیر چلانے میں کچھا اور اتنا فایق اور بڑا پہلوان
 بنا چو تھا سہدیو اور اسکی پیدائش کی حقیقت یہ ہے کہ ایک گویا اتناد نامی نہایت راگ میں چالاک اور
 وقت و ساعت پہچاننے میں بشیاری اور سیدھے ڈاوسے اور سے واقف اس سستی میں رہا کرتا
 تھا وہ ایک روز کو نتھی کو دیکھ کر عاشق ہوا اور ہمیشہ اسی کے خیال میں رہنے لگا اتفاقاً ایک دن
 اس نے کو نتھی کو کسی تنہا مکان میں دیکھی اور ڈاوسے طرف کا دم کبوتر ووستنی اور محبت سے تعلق
 رکھتا ہی چلتا ہوا دیکھ کر بلند وصال کا التماس کیا کو نتھی بھی راضی ہوئی اور دونوں ہم مراد کو
 پہنچے جب کو نتھی کو حمل ہوا جو اتو و جمل خنثی رکھ کر نو مہینے کے بعد بیٹا جینی اور مہاسے میں ایک
 نجومی رہتا تھا اسے کچھ پیسے دیکر وہ بچہ اسکے حوالے کیا نجومی نے اسکے طالع بلند دیکھ کر نام
 اسکا سہدیو رکھا اور پرورش کر کے اسے علم نجوم با کمال سکھا دیا پانچواں نکل ہوا اور اسکے پیرا ہونے
 کا یہ تھا کہ ایک شخص ارنٹ والا جان دونا جو صورت تھا ایک روز کو نتھی کو دیکھ کر عاشق ہوا
 اور مدت تک اسکے عشق میں سرگردان رہا نہض اس نے ہمیشہ کو نتھی کے گھر آنا جانا جاری رکھا
 اور ششہ محبت کا پیدا کیا اتفاقاً ایک روز کو نتھی کو گھر میں ایسی دیکھ کر اس سے وصال کا التماس کیا
 ہم صحبت ہونی اور حاملہ ہو کر بیٹا جینی اور

لگئی اور ایک طرف گوشے میں غسل کر رہی تھی اتنے میں ایک جوان کتھری جو بصورت
 صاحب شجاعت کہ نام اس کا سوچ تھا وہ ان لنگھار غسل کے واسطے آگھا اور کتھی کو خوبصورت نوجوان
 سوج دیکھا اور اس پر عاشق ہوا اور کتھی بھی اسے بنا ہوا دیکھ کر عاشق ہوئی غرض دونوں ہی ایک دوسرے
 پر تلبا ہو کر وہیں عیش میں مشغول ہوئے جب کتھی حاملہ ہوئی اور ارشل کا لگوں کو معلوم ہونے لگا تب
 کتھی کی مان نے کتھی کو کہا کہ رانڈیہ تو نے کیا کیا اور یہ کس کا عمل ہے کتھی نے قسم کھا کر جواب دیا کہ
 میں حاملہ سوچ سے ہوں نہ دوسرے سے کتھی کی مان وغیرہ کتھی کے فریب سے آگاہ نہیں تھے
 کہنے لگے کہ کتھی کو آفتاب سے حمل ہے یہاں تک کہ کتھی بیٹا جنی اور نام اس کا کرن رکھا اور بعضہ کہتے
 ہیں کہ کرن کان کی راہ سے پیدا ہوا اور اس لئے اس کا نام کرن رکھا گیا پر حقیقت حال یہی ہے کہ جو گندرا
 کیونکہ خدا تعالیٰ نے پیدائش کی عادت جو مقرر رکھی ہے سو وہی فرج سے ہے اس کے برخلاف آجنگ آدم
 علیہ السلام کی اولاد میں کوئی پیدا ہوا نہیں الفضہ کرن پیدا ہونے کے بعد اسکی مان کتھی نے اپنی بہن
 کندھاری جو کہ کورون کی مان ہے اس کے حوالے کیا بنا بر اسکے وہ کرن وہیں پرورش ہو کر کورون میں
 رہنے لگا اور باقی کے پانچ بھائی کہ چاند و کھلانے میں آپس میں باتفاق ہونے لگے پس اس نسل
 سے ثابت ہے کہ راجہ پانڈ اور اسکے بھائی دھرتراشت اور بدر اور بیٹے پانچ پانڈ و حرام کے نطفے
 سے پیدا ہوئے ہیں پھر ایسے پیدا ہوئے چھمال زادون کو اشرف کہنا صرف احمق ہی اور وعیہ
 جو رُون کو دوسرے کے نزدیک اولاد بہم پہنچانے کے لئے بھیجنا درست جانتے تھے ایسے دیو
 ثنیت پیدا ہون کو نیک آئین سمجھنا سطلق نادانی ہے قیسری دلیل یہ ہے کہ ان پانچ پانڈون نے اپنا
 راج پہلے جوے بازی میں کھو کر پھرا اسکے لئے کورون سے لڑائی کی اور لاکھوں آدمی کٹھ کر پھر
 وہ راج واپس لیا یہ جیسا کہ مہا بھارت پوتھی میں لکھا ہے کہ پانچون پانڈ و آپس میں منفق ہونے کے
 بعد راجہ پانڈ کے بیٹے کھلانے لگے اور راجہ پانڈ کے قیدی شہ میں اگر راجہ دھرتراشت سے
 راجہ پانڈ کا راج طلب کرنے لگے راجہ دھرتراشت کا بڑا بیٹا جو دھن رای کور و جوان کے حوال
 سے واقف تھا کہنے لگا کہ راجہ پانڈ کے یہ بیٹے نہیں کیونکہ راجہ پانڈ نے اپنی موت کی دہشت سے

اپنی عورتوں کی سفاربت مطلق چھوڑ دی تھی اس لئے اسٹے اولاد ہوئی نہیں راجہ دھرتراشت
جو دانا اور دیرینہ تھا اپنے بیٹے کو کہنے لگا اگر نچم سے نہوں تو حکم سے ہونا ممکن ہے غرض راجہ
دھرتراشت نے آہا راج اپنے بیٹے کو روٹن کو اور آدھا راج پانڈون کو دیکر رفع فساد کیا یہ پانچون
پانڈو ہستنا پوہین رہا آدھا آہا راج وہاں کا کہنے لگے جب راجہ دھرتراشت مر گیا تب کورون
نے فریب کر کے جوے بازی میں آہا راج پانڈون کا ان سے جیت لیا اور بارہ برس تک اس
ملک میں نہ آئیگا یہ ان سے لیکر آتا اس ملک سے نکال دیا پانڈون نے اپنے چھوٹے پان
کے موافق بارہ برس تک جنگل میں رہا پانڈون نے لڑنے کا اور ان کا
راج لینے کا غم کیا اور لاکھوں آدمی جمع کئے اور کورون سے لڑنے پر مستعد ہوئے کورون نے
جی اپنا لشکر تیار کیا غرض دونوں فوج تیار ہو کر تھانیسہ کے میدان میں صف کشی گئی اور اپنے
لڑے کہ آج تک کوئی ایسا نہ لڑا ہو گا اور اس لڑائی میں دونوں جانب سے اٹھانوے لاکھ لکھ لکھ
ہزار ایک سو ساٹھ آدمی زیر تیغ ہو گئے اور کوروسو بھائی بھی مارے گئے اور وہاں کی سلطنت
سب پانڈون نے لی اور راج کرنے لگے انتہی پس اس سے معلوم ہوا کہ پانڈون نے پہلے
اپنے حصے کا راج کھولا لاکھوں آدمیوں کا سر کٹوانے کے روادار ہونے اور کٹوایا تب ایسے
خونوں فساد یوں کو اپنے اوزیک آئین سمجھنا نہایت عقل سے بعید ہے جو تھی دلیل یہ کہ ان
پانچون پانڈون شکرکت اور بھاگی سے ایک عورت کے ساتھ شادی کی تھی چنانچہ وہی مہا بھارت
پوتھی میں لکھا ہے کہ پانچون پانڈو حالت غلشی میں جنگل میں بستے تھے تب ایک روز شکار کے
سے دو زنانہ کل گئے یہاں تک کہ کپلی نگری میں کہ جہاں کا راجہ درپد راجہ تھا جلنے راجہ
درپد کی لڑکی ویددی جو نہایت جمیلہ و تکمیلہ تھی اہین دنوں میں جوان ہوئی اور اسکی شادی
کسی لایق شخص کے ساتھ کر دینے کے لئے راجہ درپد نے اکثر راؤ راجے بلو کر ایک
مجلس نشاط کی ترتیب دی اور ایک لکڑی پر سونے کی نچلی بانڈم کر سب ان میں رکھی اور
ایک بڑی دیگ نیل کی بھری ہوئی اس کے نیچے چولے پر دھروادی اور تیز دکان بھی وہاں

رکھوا دی اور کہا کہ جو کوئی تیر سے پہرے پھلی اس دیگ میں اتار دیوے اسکے ساتھ اپنی لڑکی
 درپردگی شادی کر دوں گا اور اسے اپنی دامادی میں لونگا تب جتنے راوڑ اسے اس میں
 میں حاضر ہوئے تھے سو سب کے سب خیف ہو گئے اور کسی کی ہمت نہ بڑھی کہ تیر و کمان
 اٹھا لیوے اس مابین میں یہ پانچون پانڈو بھی کاریوں کے من ایک کنارے میں بیٹھ کر تماش
 بینی کرتے تھے ان میں سے ارجن پانڈو کے دل میں کچھ آگیا اس نے اٹھ کر تیر و کمان
 کھینچا اور ایسا مارا کہ وہ پھلی لکڑی سے جدی ہو کر اس دیگ میں اڑی پھر شرط کے موافق آج
 درپردگی لڑکی درپردگی کو اس دگل سے لگیا اور داغ حسرت کا اسکے طالبوں کے دل پر دیکھا
 غرض اس لڑکی کے نصیبیوں میں لکھا گیا تھا کہ پانچ مردوں سے ایکٹھا عقد ہونا برا سے سطح
 پانچون بھائیوں نے اپنی مان کے بموجب حکم اس سے بیاہ کیا اور ستر ستر روز کی باری مقرر کر کے
 اس عورت کے ساتھ عیش کرنے لگے انتہی پس اس سے یہ معلوم ہوا کہ وہ پانچون پانڈو بہت
 بد اور بد آئین اور بے غیرت تھے کہ ایک دوسرے کے دیکھتے دیکھاتے ایک ہی عورت سے
 قصانے شہوت کرتے تھے باوجود اس بات کی غیرت آدمیوں میں تو کیا جانور و فین بھی ہوتی
 پچین پچہ اسی غیرت کے باعث عرف مرتعی سے لڑتا ہوا اور بکر اکبر سے ٹکر دیتا ہوا میل
 بیل کو سینک مارتا ہوا اور گدھا گدھے کو کاٹتا ہوا حاصل یہ کہ ان جیسی ویساؤں سے صاف تہمت
 ہی کہ پانڈو پانچون اور انکے آباء اجداد سب بد چال اور بد رسم اور بد آئین خونی فسادی اور
 بے غیرت حرامی اور حرام کے جنے ہوئے تھے اور تم سے زیادہ کون ایسا نادان ہو گا کہ
 انکو اشرف اور نیک آئین سمجھ کر ان کی چال اختیار کرے اور دین اسلام کہ نیک آئین اور
 خوش روش اور پسندیدہ احکام میں اسے چھوڑ دیوے بیچ تو یہ نہ ہو کہ ہینا مقبول اور باطل مذہب
 ہندوی چھوڑ کر دین اسلام سے جو مشرف ہو سوا البتہ خدا کے نزدیک ہم سے زیادہ پسند
 ہو جاوے ہندو کہنے لگا تم نے جو کہا سو سب حق اور سچا ہوا راست مذہب کہ جس میں حق
 پرستی اور عدل و انصاف ہو ایسا سوا سے اسلام کے دوسرے معین نظر آتا اور اس بات میں آج

سیری تشفی بخوبی ہو چکی اور ہمارے بزرگ پانڈو وغیرہ کا احوال بیان کیا سو بھی سب سنا
 پانچ پانڈو جو ایسے بد تھے تو پھر ان کے کرشمے کے کام پڑے بڑے اُنسے کیسے کیسے
 ہوئے ہونگے چنانچہ کور و جو بڑے زور آور تھے اُن سے لڑ کر انکو قتل کیا اور ایک مرتبے
 بہشت کے رضوان کو بہشت سے ہوا کر ضیافت دی اور ایک روز ارجن پانڈو نے ساتوں
 زمین کے پار تیر مار کر اس تیر کے سوراخ کی راہ سے بھیم سین کو بھیجا کشیش دیو کہ جس کے پیر
 زمین ہو بلوایا اور ضیافت کھلائی اور ایک وقت لگا کو جانے کے لئے کشتی نہیں تھی اس
 لئے ارجن پانڈو نے ایک تیر مار کر ایک تیر کے دس تیر اور دس تیر کے سوا اور سو کے ہزار
 اور ہزار کے دس ہزار اور دس ہزار کے لاکھ اسطرح لاکھوں تیر ایک تیر کے بنا کر دیا پھر
 ایک پل کھڑا کیا اور اس پل پر سے لگا کو جا کر بھیکشن کے پاس سے سنا خاصا با دن کسی لے آیا
 اور اس وقت ارجن کی جو انگری دی کا امتحان کرنے کے لئے ہنوت دیو نے دو پہاڑ اپنی دو
 بغل میں اٹھا کر ہوا پر ہوا اور وہاں سے پہاڑوں سمیت اس پل پر گرا تو ہنوت کے اور دو
 پہاڑوں کے صدر سے دو تیر بھی نہ ٹوٹے تھے کہ اتنے زمین ارجن نے جلدی اور عتی
 کی کے دوسرے دو تیر کمان سے چلایا اور ان ٹوٹے ہوئے دو تیروں کی جگہ رکھ دیا اور پل
 درست کیا ہنوت نے یہ جوان مردی اور چالاکی ارجن کی دیکھ کے بہت ساناوا اور تعجب
 کی اور ایک دو وقت جو دھن رائی کور و کو ان پانڈوں کے ساتھ مخالفت کرنے کے باعث
 بہشت کے رضوان نے پکڑ کر بہشت میں لیگیا تھا تب دوسرے کور و نے بدستہ پانڈو
 کے پاس آکر بہت سی منت اور عاجزی کی اور بدستہ نے انکی عاجزی پر مہربان ہو کر ایک
 خط ارجن کے ہاتھ لکھوایا اور وہ خط تیر میں باندھ کر ارجن کے حوالے کیا ارجن نے حکم کے
 موافق وہ تیر کمان پر کھینچ کر چلایا اور ساتوں آسمان کے پار بہشت میں پہنچا دیا اور دوسرے
 تیر مار کر تیروں کا پل آسمان سے زمین تک بنایا اور وہ خط پانڈوں کا دیکھ کر درجودھن ای
 کور و کو اس پل پر سے لڑکا دیا اور لڑکنا ہوا زمین پر آیا ہوا اور ان کرشموں کے سوا سے

دوسرے بھی ان کے بہت کرتے ہیں جیسا کہ اگلا کی جہر و در پدی جب ایک پانڈو اور
 سے فارغ ہوتی تھی تو اس وقت آگ میں کود کر جل جاتی اور دوسرا پانڈو اسے جیتا کر
 اپنے پاس رکھتا تھا اس طرح نوبت نوبت جل جاتی تھی اور ایک ایک پانڈو اسے جیتا کر کے
 اس سے اہتمام لیتا تھا اور ان پانچوں نے بھی تاویل سے در پدی کے ساتھ شادی کی تھی
 غرض وہ پانڈو بڑے بزرگ تھے اور ان جیسا آجک کوئی نہیں ہوا مسلمان کہنے لگا پانڈو
 کے کرشمہ سمجھ کر جو اتنی بزرگی تمہیں کر کے ہو سولا حاصل اور بے فائدہ ہی کیونکہ انھوں
 نے کورون کو جو لڑائی میں مارا سو کچھ بڑی بات نہیں لڑائی میں ایک کی فستخ اور ایک
 کی شکست ہوتی رہتی ہو اور بہشت کے رضوان کو ضیافت دینا مطلق جھوٹ ہے کیونکہ رضوان
 بہشت کے فرشتے ہیں اور فرشتے کھانے پینے سے پاک ہیں اور رجن نے سات زمین
 کے پار تیر مارنا اور اسکے سوراخ میں سے بھی سین نے جانا وغیرہ بھی جھوٹ ہے کیونکہ آدمی کا
 تیر اتنی کیا طاقت رکھتا ہو کہ سات زمین کے پار جاوے اور یہ کہاں ممکن ہے کہ بھیم سین
 سب جھائیوں سے جاڑا موٹا انگلی برابر تیر کے سوراخ میں سے نکل جاوے اور حقیقت میں
 زمین ایک فرشتے کے سر پر ہے اور وہ فرشتہ تیل پر اور سیل مچھلی پر اور مچھلی پانی پر اور
 پانی ہوا پر ہے وہ ان سانپ کا اور حیش کا کیا دخل اور حکو ڈھنگ با یا یاد ہو سوال بنتہ ایک
 تیر میں بہت سے تیر چلاتا ہے یہ کہہ کب ہو سکے گا کہ دریا پر یا آسمان تک تیروں کا میل بناوے
 اور یہ کس کی عقل درست رکھتی ہو گی کہ فرشتے حرام کے بننے ہوئے پانڈو کی مدد
 کر کے ان کے مخالف کو پکڑ کر بہشت میں لجا لیں اور آسمان سے زمین پانڈو برس کی راہ کا
 فاصلہ ہوتی کیا مجال ہے کہ در جو جن راے کو زمین تک آسمان سے لڑکنا آوے اگر
 لوہے کا بھی بدن ہو تو ایک وقت پاش پاش ہو آتا بن جاوے اور وہ اتنا سخت ہوتا
 پو لڑائی میں کیوں مارے جاتا ہے یہ جھوٹ ہے اور در پدی کا جلنا اور جیتنا ہونا بھی باطل
 اور جھوٹ ہے کیونکہ مرے ہوئے آدمی کو پھ جیتا کر ناسوائے مدد خدا کے ہرگز ممکن نہیں اور

اور پانڈو جیسے کافر اور مشرک حرامی حرام کے جنے ہوئے خونی فساد کی کو خدا مدد بھی نہ کریگا
 بر تقدیر اگر خدا ایتھالی نے بطریق استدراج کے ان کے ہاتھ اس درپردی کو جلا یا ہوگا تو بھی
 وہ درپردی دوسری نہ بنی بلکہ وہی کی وہی ہی خیا نہ چاندی کو اگر خاک کر کے پھر اسکی چاندی
 بناوین تو وہ چاندی کی چاندی ہی سونا یا دوسری چیز نہ بنی بہر حال وہی پانڈو ایک عورت
 شرکت سے برت تے تھے اور گنگا و تی پوتھی میں صاف لکھا ہے کہ وہ درپردی آگ میں
 سے پار نکل جاتی تھی جلتی نہ تھی غرض ایسی بناوٹ سے کچھ پانڈو کی شرافت ثابت نہ
 ہوگی اور بوجہ نجات کی ہرگز چھپانے سے نہ چھپے گی ہندو لاجواب ہو کہنے لگا بھلا اگر ہمارے
 بزرگ بد تھے تو کسی کی بدی سے کیا کام جیسا جس نے پہلے جنم میں کیا اس کا بدلا اُسے
 دوسرے جنم میں ملا پس اگر ہم پہلے جنم میں بد اور بدائین ہوتے تو اب اس جنم میں سکھ
 نہ پاتے بلکہ آدمی بھی نہ ہوتے پر اسوقت ہم اور ہمارے بڑے سب نیک اور نیک آئین
 تھے اس لئے اس کا بدلا ویسا ہی ہمیں ملا اور آدمی کے پیٹ میں پیدا ہو کر اس شان سے
 اس جنم میں زندگی کرتے ہیں مسلمان کہنے لگا ہمارا ج تکو خدا نے اپنے کرم سے
 اپنی بندگی کے لئے پیدا کیا اور تم لوگ دیوان کو خدا سمجھ کر ان کی بندگی کرتے ہو اور خدا تمہارا
 تم لوگوں کو مسلمانوں کے یعنی اسے اپنا خدا سمجھ کر خاص اسی کی بندگی کرنا لوں کے طفیل
 سے پرورش کرنا اور سکھ دینا ہے اور تم اس بات کا انکار نہیں کرتے ہو بلکہ زیادہ جنم اپنے
 لئے ٹھہرا کر کہتے ہو کہ ہم اور ہمارے بڑے اس جنم میں نیک تھے پر آدمی وغیرہ کو ایک جنم
 سے دوسرا جنم ہونا مطلق جھوٹ ہے اور تمہارے شاستر اور پوتھیوں میں جو لکھا ہے کہ آدمی مرے
 کے بعد اسکی روح آلودگی سے پاک ہوئے تک جاوڑوں میں ڈالتے ہیں اور بہت ہی بدی
 کی ہوگی تو اسے مدت تک جہنم میں رکھ کر پھر اُسے کسی کیڑے یا کتے یا بلی کے جنم میں بھیجتے
 ہیں و بالعکس اگر اس نے ٹھیک کام کیا ہے تو اسکی روح نیک آدمی پیشی اور پوجاری جیسے کے
 کا لبد میں پیدا کرتے ہیں اور بہت نیک کام جیسا کہ بت پوجنے میں نئی طرح نکالی ہوگی یا مال

و ملک کسی بر زمین کو دیا ہو گا یا اپنی ذات پر دکھا اور تکلیف بہت سی اٹھانی ہو گی۔
 اپنے کو ڈبا یا یا آگ میں جلا لیا ہو گا یا اس جی سے دوسری تکلیفیں اٹھانی ہو گی تو وہ بعد
 مرنے کے بے تامل اپنے خداؤن میں سے ایک خدا کی بہشت میں جانا ہوا و لذت جسمانی
 اور عیش و عشرت مجازی میں ہمیشہ رہتا ہے سو وہ بھی سب باطل ہر غرض آدمی کے لئے
 فقط ایک جہنم ہی دوسرا جہنم نہیں کیونکہ اگر دوسرا جہنم ہوتا تو وہ آدمی وہی کا وہی رہنے
 پر اس کے پہلے جہنم کا مال و اسباب اور جو روپے اُسے نہ دینے سے بے انصافی ہو جاتی
 اور کوئی بھی دیتا اور سبھی طرح وہ اگر دوسرے جہنم میں دوسرا بنتا تو پھر تمہارے نزدیک
 یہ بات نہوتی اور شاستروں میں نہ لکھتے کہ پہلے جہنم کے کئے کا بدلہ دوسرے جہنم میں
 پاتا ہے کیونکہ اس پہلے جہنم والے کے کئے کا بدلہ لکھ یا دکھ اور دوسرے جہنم میں دوسرے
 کو دینا بھی بے انصافی ہو جاتی پر حقیقت حال یہ ہے کہ آدمی کے ایک جہنم کے بعد پھر ہے
 جہنم دوسرا ہرگز نہیں تا یہ بے انصافی دونوں طرف سے لازم نہ آوے اور جواب وہی
 اسکی مجال نہ ہو جاوے ہند و بولایمان فرق اعتباری ہے یعنی باعتبار روح کے وہ آدمی
 دوسرے جہنم میں دوسرا نہیں ہو جاتا اور باعتبار تن کے وہی کا وہی نہیں رہتا کیونکہ روح
 وہی ہے اور تن دوسرا مسلمان کہنے لگا کہ اگر تم آدمی کو دوسرا جہنم کہتے ہو تو پھر فقط روح کا اعتبار
 کرنا اور اس کا مال و ملک اسے دینا لازم ہے کیونکہ تن آدمی کا انا اتمان یعنی فانی ہے اور روح
 اسکی اتمان یعنی باقی ہے جیسا کہ سانکھ شاستر میں سوامی کیل نے لکھا ہے پس اعتبار روح کا کیا
 چاہئے کہ وہ باقی نہیں تن کا کہ وہ باقی نہیں ہندو نے کہا اگر فقط روح کا اعتبار کرتے ہو اور
 بدن کا اعتبار مطلق اٹھا دیتے ہو تو پھر تمہارا دعویٰ قیامت کے دن آدمیوں نے اپنے
 کئے کا بدلہ لیک یا دیا پانے کے لئے اسی بدن سے اٹھنے کا کب درست ہو گا اگر روح کو فقط
 سزا دیا ہو تو کیا بس نہیں تھا مسلمان کا جواب خدا واحد تم جیسا بے انصاف نہیں ہے کہ
 جیسا تم لوگ روح آدمی کی پھر وہی اگر دوسرا جہنم لینے کا گلہ کر کے اپنے کئے کا بدلہ پاتی ہیں

کہتے ہو۔ لیا خدا بھی روح اور تن کے ساتھ کے ہونے کا بدلہ فقط روح کو دیوے بلکہ وہ خدا
 بڑا انصاف والا ہے کہ وہی روح اور وہی تن سے اٹھا کر آدمی کو اسی کے لئے کا بدلہ دیوے گا نہ
 کہنے لگا کہ اگر ایسا ہے تو پھر قبر کے عذاب و ثواب کا کیوں گمان کرتے ہو اور وہاں کب تن اور
 روح ایک جگہ ملے ہیں بلکہ وہاں فقط تن بہا اور فقط تن کو عذاب ہونا یا ثواب ملنا یہ بے انصافی
 تمہارے ہی قول سے ثابت ہے مسلمان کا جواب قبر کا عذاب اور ثواب حق اور سچا ہے اور وہ فقط
 تن کو نہیں ہے تا کہ بے انصافی لازم آوے بلکہ اسکی روح اسکے تن کے ساتھ ایک وجہ سے
 قیامت تک علاقہ رکھتی ہے اور اس علاقے کے طور پر اسے عذاب ہونا یا ثواب ملنا ہے اور وہ دنیا
 میں علاقہ رکھے جیسا کہ ہمیں ہے اس لئے وہ ثواب اور عذاب نہیں دیکھتا ہے بخلاف قیامت کے
 کہ وہاں دنیا میں علاقہ رکھے جیسا ہو گا اور وہاں ثواب اور عذاب بھی سب دیکھینگے گنہگار ہونے
 کہاں روح کا علاقہ تن کے ساتھ قبر میں کیا ہونا ہے عقل میں آتا نہیں مسلمان کا جواب جیسا آدمی
 ہوتا ہے اور روح اسکے ساتھ تن سے علاقہ رکھ کر دوزخ یا جہنم جاتی ہے اور سیر کرتی ہے اور کہیں گرنے کی
 جیسی حالت ہوتی ہے تو فی الفور آدمی یہاں بچھونے میں اچھٹا ہے اور وہ حالت کیسی دریافت میں نہیں
 آتی وہاں قبر کا حال ہے ہند و بولاسوئے پر آدمی کی حرکت وغیرہ باقی رہتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے
 کہ بعد سونے کے روح کا تعلق بدن سے ہوتا ہے پر مرنے کے بعد کچھ اثر روح کا نہیں رہتا مسلمان کا
 جواب آدمی کی روح علیحدہ اور دم علیحدہ ہے پس سوے پر دم رہتا ہے اور اسی کی حرکت رہتی ہے
 اور صرف روح کا بھی باقی رہتا ہے اس لئے وہ ٹٹنا گلتا نہیں اور بعد مرنے کے دم ٹٹنا جاتا ہے اس لئے
 اسکی حرکت بھی جاتی ہے اور روح کا تصرف بھی اٹھ جاتا ہے اس لئے وہ ٹٹنا گلتا ہے پر روح کا تعلق ہوا
 اور تصرف ہوا کا دوسرا ہے ہند و بولاسوئے ہو کہنے لگا دوسرا جنم آدمی کو ہونا صرف گمان ہے اور تم جو کہتے ہو
 سوالبتہ سچ نظر آتا ہے پر تم لوگ مردے کو کس لئے گاڑتے ہو اور اسے ٹٹنے اور گرنے کی ایذا کیوں
 دینے ہو انصاف کے روسے یہی ہے کہ اگر مین جلاوین مسلمان کا جواب انصاف کے روسے
 یہی ہے کہ آدمی کو گاڑ دیوین کیونکہ اصل پیدائش اسکی مٹی سے ہے اور اگر اور ہوا اور پانی اس تن

کی پرورش کے لئے اسکے ساتھ ملا دئے گئے ہیں پس آدمی کے تن کے حق میں حیا مان
 جیسی اور آگ والی کے جیسی ہی اور یہ کس کا انصاف ہو گا کہ مان ہونے پچھوانی کو دیوسے
 تم لوگ جیسے دل کے اندھے ویسا تمھارا انصاف بھی عقل کے برخلاف ہے بہت لگا ہمارے
 کو گاڑنا انصاف کی راہ سے برابر نظر آتا ہے پر یہ جلانا اس کا کس نے نکالا اور پاج دن تک اسے
 ہوئے کیسا جاری رہا مسلمان کا جو اب جیسا تمھارا ہندو ہی مذہب الہیس کی تعلیم سے نکلا ہے وہ
 یہ مردون کا جلانا بھی اسی الہیس کے قریب سے نکلا ہے حاصل اس کا یہ ہے کہ جب الہیس نے آدمی کو
 بت پیرستی سکھانے لگا تب دیون کے نام بھی بعضوں کو سکھا کر وٹھیل وٹھیل اندک وندا اور جے
 جے ناراین ہری اور جہادیو وغیرہ کہنے لگایا اور خدا کا ذکر ان سے چھڑا دیا تب ایک شخص کہ
 نام اسکا تمپائیس تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ بائبل ہے اس نے میری توفیق ہوش میں آکر سوچا کہ میں
 نے خدا کو چھوڑا اور یہ نام دوسرے کے آخر تک لینے رہا سو نہایت بد کیا اب سزا اسکی یہ ہے
 کہ جس مذہب سے ان ناموں کو کہتا رہا تھا اسی مذہب کو جلا دیا جائے غرض مرتے وقت اپنا مذہب جلائے
 کی وصیت بنا لیکر کی اور اپنی اولاد کو کہنا کہ اگر یہ میری وصیت بجا نہ لاؤ تو میں تم سے کبھی خوش
 نہ ہوں گا بنا برسکے جب وہ مر گیا تب اسکی اولاد نے اسکے مذہب کا ٹکڑا جلانا دشوار حال کر سب تن
 اس کا جلا دیا سن بعد جب ایٹن سے کوئی دوسرا مذہب مردون کا جلانا بہتر سمجھ کر اسے بھی جلا
 آخر کار مردون کا جلانا جاری ہوا اور اب تک جلانا مردون کا اور پوجنا بتون کا وغیرہ جو کہ بد تھا
 معلوم کر کر لکھوں کر ڈرون آدمی پینڈون کے دین قبول کر کے مومن مسلمان ہوتے آئے اور اب
 بھی ہوتے ہیں مگر جو لوگ کہ دل کے اندھے الہیس کے تابع رہیں سو ویسے ہی شرک و کفر ہیں
 ہیں ہندو لاجواب ہو کہنے لگا مردون کا گاڑنا بھی واجب نظر آتا ہے بلکہ تم مسلمانوں کے دین کے
 سب احکام پر مذہب معلوم ہوتے ہیں مگر ایک کام تمھارا نہایت خراب ہے یعنی ہم ہندو لوگوں کے سونے
 چنانچہ برہمن اور پوجو اور کھومک اور ساتوت اور رادت اور سٹے اور کھتری اور کایتہ اور کینی اور نام
 اور سہاؤگی اور جلم اور جوگی اور پھیر وغیرہ سونے ہیں ان سب میں نہایت بد اور کم اصل ڈھیر ہے

اسے تم لوگ دوسرے ہندو کے جیسا اپنے نزدیک ٹھلاتے ہو اور اس سے دور نہیں رہتے
مسلمان کہنے لگا ڈھیر وغیرہ تم ہندو لوگ سب ایکساں ہیں پھر ایک کو دور اور ایک کو نزدیک
کرنے کا کیا سبب ہے جیسے ڈھیر بدین اور مشرک و کافر ہیں ویسے تم برہمن وغیرہ سب ہندو
نہیں اور مشرک و کافر ہیں اور جیسے ڈھیر وقت غسل کے دیوں کے نام لیتے ہیں یعنی نمازین
نمازین اور ہری و شتو اور ہری و شتو بولتے ہیں ویسے تم بھی بولتے ہو اور وی ڈھیر جیسی موصیہ
بڑھاتے ہیں ویسی تم بھی بڑھاتے ہو اور جیسے ڈھیر دن کے تیواروش پر تپتا اور ایت دوتیا اور
اکش تریتا اور کنیش چھوڑتی اور ناگنجی اور چنیا شٹی اوسیل ستمی اور گول شٹی اور رام نومی اور
یوگی دشمی اور ساڑا ایساوسی اور وہ بن و دادوسی اور دھنوتروسی اور دیکھتے چوتروسی اور گوجاگرگی
پورنیا اور دیوالی اور ہولی وغیرہ ہیں ویسے تمھارے بھی وہی تیا ہیں اور ڈھیر دن کے نام دیوں
کی طرف نسبت کئے ہوئے ڈھونڈ دیو اور یو مد لو اور جو مد لو اور سو مدیو اور جاے دیوتے ہیں ویسے
تمھارے بھی نام دیوں کی طرف نسبت کئے ہوئے مانک دیو ڈھونڈ دیو اور اتند دیو اور اس دیو وغیرہ
ہوتے ہیں اور جیسے برہمن وغیرہ جانتے ہیں کہ ہمارا خدا ایشور اور برہ اور ویشنو ہیں ویسے تم
بھی انکی خدائی کا اعتقاد رکھتے ہیں اور جیسے تم مردے کو جلاتے ہو ویسے بعضے وی بھی مردوں کو
جلاتے ہیں اور تم جیسا سوت کا جامہ پہنتے ہو ویسے ڈھیر بھی ان کا جامہ پہنتے ہیں اور وی بخش
مردہ گائے وغیرہ کا گوشت کھاتے ہیں ویسا تم بخش پیشاب گائے کلاور گوبرا سکا پینے کھانے میں
برستے ہو اور جیسا تم ساوہن بولکر لگن لگانے ہو ویسا وی بھی ساوہن بولکر لگن لگانے میں اور
جیسے تم حنت نہ کرتے نہیں اور اس کے باعث پیشاب کی بوند مانگ رہ کر کپڑے وغیرہ تمھارے
پلید ہوتے ہیں ویسا وی بھی حنت نہ کرتے نہیں اور انکے بھی کپڑے پلید ہوتے ہیں اور جیسے تم
لبنے لہنے ناخن رکھتے ہو ویسے وی بھی ناخن رکھتے ہیں اور جیسے تم اسلام کے دشمن ہو ویسے وی
بھی اسلام کے دشمن ہیں غرض جیسے تم ویسے ہی ڈھیر بھی ہیں اور تم لوگ جو اپنے کو بنا کر رکھتے ہو سکا
اغبار نہیں کیونکہ دین دائین میں نظر لیاں پر نظر نہیں بلکہ ظاہر میں سب برابر ہیں

پھر ہم نے تم لوگوں کو نزدیک بھلانا اور ڈھیروں کو دور رکھنا ہے انصافی ہے سب سے دور رکھنا
 ہنایت بدہر کیونکہ وہ گامے کھاتا ہی باوجود کہ وہ دیواؤں کا اور مان کے عیسیٰ ہی مسلمان کا
 گامے دیواؤں کا ہے اس لئے اسے کھاتو لوں کو بد سمجھتے ہو تو پھر سورا اور کچھو اور مچھلی کھاتو لوں کا
 ڈھیر دن کے جیسے بد اور کم اصل سمجھا جائے کیونکہ سورا اور کچھو اور مچھلی بھی دیواؤں کا ہیں جیسے
 جیسا ناراین نے کرناجک میں راجہ ہلرائی کو مارنے کے لئے برہمن کا اوتار اور ایک دیو کو مارنے
 کے لئے نارنگ اوتار اور کھنڈا اوتار اور برہمن رام اوتار وغیرہ لیا تھا کہ تمہارے شاستر
 اور پوٹھوں میں لکھتے ہیں دیسا ہی لکھتے ہیں کہ زمین دانتوں پر اٹھانیکے لئے سور کا اوتار
 اور سنگھ دیو کو مارنے کے لئے اور سیطج دوسرا دیو جو دریا میں رہتا تھا اسے مارنے کے
 لئے مچھنے اور کچھ یعنی مچھلی اور کچھو کا اوتار لیا تھا اور گامے مان کے عیسیٰ اگر تم لوگ سمجھتے تو
 اپنی خاص مان کو جلائے جیسا گامے کو بھی جلائے انھیں ڈھیروں کے حوالے نہ کرتے اور اسکے
 چڑے کے جوتے نہ پہنتے اور اسکے بیٹے کو اور بھائی کو اور خاندان کو حقیر سمجھ کر نہ مارنے بلکہ اسے
 لینے سب کو اپنا بھائی یا مامون یا باپ جان کر نہت رکھتے حاصل یہ کہ تم سب ہندو کیا ڈھر کیا بن
 کیا پر جو کیا بننا کیا کبھی کیا مانی کیا سنا کیا تیلی کیا راوت کیا ساوت کیا موچی کیا ڈو مھم
 میں اور پوجا پتیری میں اور چال ڈھال میں برابر ہیں اس لئے دور رہنا تو تم سب سے دو
 رہنا چاہئے ہندو لاپچار اور لاجواب ہو دیر تک خاموش رہ کر کہنے لگا سبحان اللہ کیا خوب
 اور اسلام کے آئین پسند ہیں کہ اس میں کسی بات کا فرق نہیں نظر آتا پس اب تو یقین ہوا کہ مذہب
 ہندوی مطلق باطل ہی کیونکہ خدا سے واحد کو چھوڑ کر اسکے پیدا کئے ہوئے دیوں کو خدا کے پسند
 کئے ہوئے جانکر انکی بندگی کرنا عین نادانی ہی یہ کہا اور سوال کیا ہندو کا سوال کہو صاحب
 ایمان کیا ہے اور کفر و شرک کیا اور آدمی مسلمان کیسا ہوتا ہے اور مسلمان کی بنا کتنی چیزیں مسلمان کا
 جواب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی طرف سے جو خبر سنی اور جو حکم اس کا ہیں پتیا
 ہی وغیرہ جو کہ اسکے نزدیک سے انکو ملا ہے سو سب سنی اور سچا جانا اس کا نام ایمان ہے کہ جسکا

مجموعہ مضمون لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے یعنی کوئی معبود و عبادت کے لائق اور کوئی خدا
 خدائی کے سزاوار نہیں ہے سوا اسے اللہ کے محمد رسول اللہ کے ہیں اور ان بانوں کو جھوٹ
 سمجھنا کفر ہے اور جو عبادت وغیرہ خاص خدا کو ہی شود دوسرے کے لئے سمجھنا شرک ہے اور آدمی نے
 جب دل سے یقین جانا کہ خدا ایک ہے اسے شریک نہیں اور اسکا پیغام مکہ پہنچا تو اسے
 اسکے دوست اور پیارے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابن عبد اللہ بن ابی طالب
 حکم مانے تب وہ مسلمان ہوا اور مسلمانی کی بنا پانچ بین ایک کلمہ شہادت کا کہنا یعنی شہد
 ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہدان محمد عبدہ و رسولہ یعنی گوہی دیتا ہوں کہ کوئی
 لائق خدائی کے نہیں ہے سوا اسے اللہ کے کہ وہ ایک ہے اسے شریک نہیں اور شاہدی دیتا
 ہوں میں کہ تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے خدا کے اور رسول اسکے ہیں دوسری پانچ
 وقت کی نماز یعنی نہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور فجر کی نماز ادا کرنا اور تیسری مال کی
 زکوٰۃ سو روپے کے عوض کوڑا ہائی روپے دینا اور چوتھے روز رکھنا رمضان شریف
 کے پانچویں حج کرنا کعبۃ اللہ کی اگر خرچ وغیرہ کی طاقت ہو تو پس یہ پانچ بنا اسلام کے
 ہیں اور ہر مسلمان پر لازم ہے کہ ان پانچوں کو اپنے پر فرض جانے اور جان تک مقدور
 ہو ادا کرے ہندو تے کہا اگر کسی نے خدا کی خدائی کا اور اسکے پیغمبروں کا اور اسکے
 تمام احکام کا دل میں عنفتا دکر کے منہ سے بھی اقرار کیا پر اپنے کو وہی اصلی لباس میں
 رکھا تاکہ اس پر کچھ ظلم وغیرہ ہو تو وہ مسلمان ہی یا نہیں اور خدا سے دوزخ سے بچاویگا
 یا نہیں مسلمان کا جواب اگر اس نے اپنے دل سے تمام دیوؤں کو اور مشرکوں کی پال کو
 چھوڑ کر خداے واحد کی خدائی کا اور اسکے پیغمبروں کی پیغمبری کا اعتقاد اور اقرار کرے اور بت
 پرستی وغیرہ جس سے کہ اسلام کو ذلت اور ہلکا پن ہوتا ہے سوا اس سے صادر نہ ہو تو وہ شخص مسلمان
 ہی عذاب دوزخ سے بچ کر جنت میں جاویگا اگرچہ لباس اس کا اصلی ہو ہندو نے نصہ خوشی
 کلمہ شہادت کا پڑھا اور مسلمان ہوا خدا تعالیٰ ہر ایک کا فرد مشرک کو یہی توفیق دیوے کہ اسلام

لا ین اور سب کا خاتمہ کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوگا
 خادم الطلاب محمد ادریس بن عبدالرحمن چلمانی نے یہ کتاب روہند و سچی میں لکھی ہے
 میں چھپوائی تھی اب اندون جناب فضیلت آف قاضی ابراہیم بن قاضی نور محمد صاحب بلندی
 و نور الدین بن حیواخان نے مطبع حبیدری میں حله طبع سے آئسٹہ فرمائی تا مسلمان بھائیوں
 کو اسکے مطالعہ سے شرک و کفر کی برائی اور سوال و جواب کا طریقہ معلوم ہو کر ہمیشہ کا فروغ
 اور ترقی ہو سکے ساتھ بخت اور تقریر میں غالب رہیں اور ان کو توفیق الہی سے اسلام پر
 لا دین کہ وہ دین پیغمبر ہی محرم نہ ہوں تا تاریخ اس سال کہ قاضی حسین صاحب کو فی سے

<p>خوش کتابیکہ بخو غلام است در نصیب کو کئی فرجام است کہ در تصانیف این کتابت بیب لا دو او و عنیب القیام است کہ در مجموع آن ہم یک جا فکرو اندیشہ سب تا شام است گفت ہا لفت با گوش ہوش کو</p>	<p>از تصانیف صاحب علامت مولد و منشاش برنتا گیر در روایات کفریش تمام است آنچه تفریرش را بل کمال نسخہ روہند ویش نام است بندہ حضرت کریم حسین</p>	<p>نام پائش کہ ہست اسماعیل صاحب علم و اہل اکرام است ہمچنان تیغ زوبین کفر با برہمن بھٹکے کہ بگنام است بہر تاریخ این رسالہ نمود تاکہ تاریخ گشت انعام است رو کفر و چہ سنیات اسلام است</p>
---	--	--

تاریخ مرتبہ صحیح طبع جناب قاضی غلام علی صاحب مہری

<p>ار فضل سب بہ نسخہ و بر زبان فارسی جاری ہوں اس سزا بد نصیب ہوں کہ کافر ہوں سے صفا اسلام خجہ ہوں حق نے عطا کیا ہے علم فاخرہ تیغ زبان نے ہی کیا ہے بکارت کلمات ہون گئے ہیں سب با بکارت</p>	<p>پایا ہے انعام بہ طرہ مستطرہ مغلوب اہل کفر سرسزمین تا بخت قابل کیا ہے ان کو تفریر آج طرفہ ہر اسکی راہ الہی بن بچہ جبار نیز خرد ہر اس کا سان مکار یارب سے زمرہ انہما سے ہا</p>	<p>دکھلا یا دین احمد مختار نے ظہور غالب ہے دین پاک بانوار و لغزہ علامتہ زمان ہے وہ ہادی ایہ دنیا نادر کی اسنے بت شکنی عیاضہ مویں ہے وہیں کے تدارک سے خرد رکھتا دکامنت بسیر بر معائنہ</p>
---	--	---

<p>بعد از فتح خیر بھیر سے برے عام از بہر بل شکر سہل باصرہ پادین و نہت مکالمہ شکر آمان مخکو مروین ہو دین سبھی عیب داؤد</p>	<p>باہم لکھے ہیں سب یہ تقاریر ناوہ غالب وہ ہو دین نمرہ کفار بزم ابلیس کے دو لہر میں مینا طرہ از بہر سال کرنے لگا جسکے علی</p>	<p>والند بہر سالہ رو بنو د ہر ہو جاو اس کتاب جکو مخا وہ کفار اس سالہ نامی کو دیکھو دل سے بفکر صابیت ثابت داؤد</p>
---	---	---

<p>تب گوش دہوئی ہر بہرہ ہائے</p>	<p>تفت تفت تفت تفت تفت تفت تفت تفت</p>	<p>تاریخ ہے بہا ہر کلمہ سنا طرہ</p>
----------------------------------	--	-------------------------------------

ایضاً

<p>مرتب ہوا ہر سالہ بیہ فاخر خدا اس رضی ہی با فضل وافر کہا اسکے در گوش اس دم فلک نے</p>	<p>جسے دیکھو اسلام ب لوین کا علی نے کیا قصہ تاریخ اسکی</p>	<p>کیا اسکو تصنیف جس پاکہ میں نے لکھی دیکھو مضمون ہوشنا و خاطر زستہ رو شہادت ہندو لو</p>
---	--	--

تاریخ از جناب میر حسین صاحب مدداری

<p>از بہر رو مذہب سنت و دین نامان ناظم ہفتہ سال شہر و گفت ہائے نقش</p>	<p>تصنیف این کتاب شد از اشہر جهان رو بنو د کن ز پرستاری تہان</p>
--	--

انجام شد



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کون تھا حاضر وہاں کس نے کہا تھا میں	جسکے ٹری پیدا کیا انسان کو وہ دونوں
کیسی دونوں میں دوئی اگر ٹری بولو سخن	کس طرح ہو گئے جدا ہندو مسلمان مردوزن
اکا ہی کو پھرتے ہونا حق پوجتے پھرتن	یاد ہووے گرتھین ہکو تباؤ برین
مہادیو بچا تھا یا تھا جوان بوڑھا لگر	مہادیو کا پیلا بنا پیدا کیا جسوقت پر
پاربتی کتے دن پیچھے ہوئی بوجسبر	کتنے برسوں کی بتاؤ مہادیو کی تھی عمر
اکا ہی کو پھرتے ہونا حق پوجتے پھرتن	یاد ہووے گرتھین ہکو تباؤ برین
گائے تو اسوقت تھی پھر کا بیسے لیا جگا	مہادیو نے گائی سے آنا نہیں چو کا دیا
کتے سوئی کیا اور وہاں کیا کیا کیا چکا	پیر و ادب کس نے سنی اور پان وہ کا سینکا تھا
اکا ہی کو پھرتے ہونا حق پوجتے پھرتن	یاد ہووے گرتھین ہکو تباؤ برین
انکو گاڑے یا جلا بے بول کیسا کیا ہوا	پاربتی پہلے موئی یا مہادیو پہلے نوا
انکو گاڑے یا جلائے یا کئے جل میں ڈبا	انکے تین گاڑے اچھین گے تو قبر مجھ کو تبا
اکا ہی کو پھرتے ہونا حق پوجتے پھرتن	یاد ہووے گرتھین ہکو تباؤ برین
رام کی مان کون اور دسرت کی مان تبا نسبت	رام دسرت کا ہی پیر کو نسا، سرت کا باپ
اور پچھین رام کا بھائی سگا ہی دے جواب	رام پچھین میں فرق تھا کتنے برسوں کا حساب
اکا ہی کو پھرتے ہونا حق پوجتے پھرتن	یاد ہووے گرتھین ہکو تباؤ برین
کونستے دن روز کو بولو ہو اس کا لگن	کون ہی سینا کی مان اور باپ کا کان ہی دین
کیا کھلا یا کیا پلایا کیا کیا قول و بیچن	کیا دیا سینا کی مان اور باپ نے شاد کیوں
اکا ہی کو پھرتے ہونا حق پوجتے پھرتن	یاد ہووے گرتھین ہکو تباؤ برین
ہاتھ جب لاگا پر ایاست کہاں ابھین رہا	رام کی سیت اتھار اون نے انکا لیکیا
رام نام کہتے سبھی رازوں نہ کہتا اک ذرا	رام کہتے ہر زور آور یا کہ ہر راون برٹا

یاد ہووے گرنھین ہکو تباؤ برہن	کا ہیکو پھرتے ہونا حق پوجتے پھرتن
اور کتن اوتار کہنتے ہسو تمھارا نا بکا جوے بازیمین دیا کہین گوستا جویمین ہا	اس سا کوئی دوسرا زانی تھا بدکار و خوا چورتھا اور تھا اچکا چپ تورہ کچھ دم نا
یاد ہووے گرنھین ہکو تباؤ برہن	کا ہیکو پھرتے ہونا حق پوجتے پھرتن
غم تھی کتنے دنون کی اور کتنے دن جیا جسکو تم کہتے کتن سو وہ کہاں پیدا ہوا	اسکو گٹاڑے یا جلاے بول کیسا کیا ہوا کچھ لکھے کاغذ پہ یا مورت کا منہ کا لانا
یاد ہووے گرنھین ہکو تباؤ برہن	کا ہیکو پھرتے ہونا حق پوجتے پھرتن
جسکو تم کہتے کھنڈے راو وہ ہر دھنگ کا جوانی کون تھے مان بایا سکے کانے یہ ہلدی چرنی	چھوڑ کر سب مریمان اسکی پسند دھنگرنی انی کان سے یہ پایا ہر گھٹا کس نے چھوڑی سنائی
یاد ہووے گرنھین ہکو تباؤ برہن	کا ہیکو پھرتے ہونا حق پوجتے پھرتن
جسکو تم کہتے ہومو زیادہ بڑا شیطان ہر پو جنا شیطا کے تین بہہ کیا تمھاری شان ہر	نام اس کا زسیا پیل میں اسکا ٹھان ہر بس ہوا معلوم اب سب ہن و کھا گیا ہر
یاد ہووے گرنھین ہکو تباؤ برہن	کا ہیکو پھرتے ہونا حق پوجتے پھرتن
کہہ بیوانی کی کہاں پیدایش دیوہ و باش ہر کتنے خاوند اس نے کی اور کبھی اسکی پاس ہر	کون ہین مان باپ اسکے اور کسکی داش ہر یا تو ہر کین ما کنواری پھر مہ کی اس ہر
یاد ہووے گرنھین ہکو تباؤ برہن	کا ہیکو پھرتے ہونا حق پوجتے پھرتن
پانڈو رنگ اوتار ہوا ہر جسکو تم کہتے ہری دھیر کا کھانا بخین اور ساتھ کھینچا گو مترنی	دھیر کا شہر تھا سب جاتی رہی ہر ہر پڑھی تم تو کیوں لیتے ہو چھٹا اسپ کر زداوردی
یاد ہووے گرنھین ہکو تباؤ برہن	کا ہیکو پھرتے ہونا حق پوجتے پھرتن
پانڈو رنگ کارنگ کیا تھا اور کہاں پیدا ہوا یا کہ نیچر میں اتھا یا کہ کہو وہ مر گیا	کس نے پالا اسکے تین اور کس جگہ تھا تھا کتنے برسوں تک عمل جا پڑیمین وہ گیا

باد ہووے گرتھین ہکو تباؤ برین	کاسیکو پھرتے ہونا حق پوتے تھین
باد شاہی پہلے تھی پھر کیوں فقیر کی اپنی	باد شاہی پہلے تھی پھر کیوں فقیر کی اپنی
ایک عورت سے ادب چڑھتے تھے کہ کیوں باج بھائی	ایک عورت سے ادب چڑھتے تھے کہ کیوں باج بھائی
باد ہووے گرتھین ہکو تباؤ برین	کاسیکو پھرتے ہونا حق پوتے تھین
یہاں تک دیوہین بھارے سب ہیں تھیں کی کل	یہاں تک دیوہین بھارے سب ہیں تھیں کی کل
ہوا اصل سے بچرہ بچو نو اس میں چرسمل	ہوا اصل سے بچرہ بچو نو اس میں چرسمل
باد ہووے گرتھین ہکو تباؤ برین	کاسیکو پھرتے ہونا حق پوتے تھین
دھیر کہتا میں جن ہند دماغ بھی ہند کہا	دھیر اور چہار ہند دماغ سب ہند دے کے
نہ میں ہن دانانہار دن ایک پراکٹار کھا	کوئی تو نماڑاے کوئی تو ٹیکا لگاے
باد ہووے گرتھین ہکو تباؤ برین	کاسیکو پھرتے ہونا حق پوتے تھین
کان سے نہ نکلا ہی ٹیلا کن لگا ماتھے کوں	کان سے نہ نکلا ہی جنوا کن کسب پہاں عمل
کان سے الگوئی سرشتہ اور دھوقی دغیل	کان سے یہ سینڈیکار کھنا یہ بوجھتے ہو کس
باد ہووے گرتھین ہکو تباؤ برین	کاسیکو پھرتے ہونا حق پوتے تھین
کوئی تو گو سا میں ہوا اور کوئی تو سیرا گی ہوا	کوئی تو سناسی ہوا اور کوئی تو جو گی ہوا
کوئی تو جنگم ست اور کوئی تو سیوڑا ہوا	کوئی بنا ہی مان بھاؤ سب میں ہوجوشی بڑا
باد ہووے گرتھین ہکو تباؤ برین	کاسیکو پھرتے ہونا حق پوتے تھین
اور تمھارے جو میں نیرت آمین تم گئے ہو جا	لنگا جانا اور کاسی کیش نا گودا در!
لعنت ایسے تیر توں پر پوجتے ہو اسکو جا	پھر جو کہتے ہم میں ہند دوا داسنا اوا
باد ہووے گرتھین ہکو تباؤ برین	کاسیکو پھرتے ہونا حق پوتے تھین
کائے کو کہتے ہومان در پوجتے ہو صبح و شام	بیل کو نہیں باپ کہتے ایسے ہو نسل حرام
موت آنکو لگا لگاتے گائے کائے کر مدام	بارے پیٹے باپ سے یے ہزار در کا م

یاد ہو دے گرتھیں ہکو بناؤ برہمن	کامیکو پھرتے ہونا حق پوجتے پھرتن
مہادیو کی لار کے سپید انہیں تم بند بنا جس کے گھر مانباپ میں ہوا سکے بند کو پوجنا	اسکی پوجا تم کو کرنا کب ہوا سی سندورا صورت اصلی کو جان نقل میں ہو کیا نقا
یاد ہو دے گرتھیں ہکو بناؤ برہمن	کامیکو پھرتے ہونا حق پوجتے پھرتن
تم نے کیوں پہنچ اتنا جو کہ پوجا جا کرے کوئی پوجے چاند کو کوئی دھیان سوچ پر دھر	کوئی تو پوجے آگ کو کوئی جھاڑ کے پھرے پھرے کوئی پوجے سینہ کو کوئی پارہتی کے پانوں پر
یاد ہو دے گرتھیں ہکو بناؤ برہمن	کامیکو پھرتے ہونا حق پوجتے پھرتن
بس ہوا سنا دم تمھارا تناستر کچھہ اک انہیں کوئی جلاتا مرد کو کوئی گاڑ دیتا ہی کہیں	جس جگہ دیکھا نفات کچھہ کہیں اور کچھہ کہیں کوئی بھٹاتا لون میں کوئی ڈبانا جل میں دہن
یاد ہو دے گرتھیں ہکو بناؤ برہمن	کامیکو پھرتے ہونا حق پوجتے پھرتن
جب سے بہہ دنیا سہی ہو دیکھہ نہا جو جیسا چھوڑ کر مانباپ اور بھائی بھن اور انو با	ہو گئے لاکھوں مسلمان کر ذرا غیرت بھلا پیج ہوے جاتے مسلمان جسٹہ کھل لالچ دیا
یاد ہو دے گرتھیں ہکو بناؤ برہمن	کامیکو پھرتے ہونا حق پوجتے پھرتن
گائے کو تو کہتے مان سارے ہند دیکھ جس گھڑی مرنی ہو مان تب بھیجے ڈھیر وکے	اسکے گوبر سے دے جو کا اور لینے گومتز داد و اماں محفویہ کیا تمھارا شناستر
یاد ہو دے گرتھیں ہکو بناؤ برہمن	کامیکو پھرتے ہونا حق پوجتے پھرتن
گائیکے چرگی موٹھ اور گائے چرگی ڈول گائیکے دم کا جنر بہن اڑاتے لیکے مول	اس سے بند و پانی پیتے یا نہین تو مجھے بول گائیکے چرے جڑتے ہن تمھارے سائے ہول
یاد ہو دے گرتھیں ہکو بناؤ برہمن	کامیکو پھرتے ہونا حق پوجتے پھرتن
نم تو اتنے مرتے ہوں ہندو کوئی دبوٹا ہوا ناتو کہیں آتا ملیدا ناگند درمی جاترا	ناتو کہیں نجہتی جو نوبت ناتو کہیں دبوٹا لگا جو مو اہنہ دستقر بھوت شیطان ہو گیا

باد ہووے گر تھین ہکو تباؤ برین	کاہیکو پھرتے ہونا حق پوتے تھین
تم اگر انصاف سے پوچھو تو میں بہتر ہوساں اگ تو ڈھیڑو نکلے گھر سے جگمیں ہونی ہر شکا	جنکا لیکاسی نے پہنا پامین سے ہاتھ تم سمجھ اور بوجھ کر کھٹے ہو پھر کہوں سے
باد ہووے گر تھین ہکو تباؤ برین	کاہیکو پھرتے ہونا حق پوتے تھین
سر کھلے کھاتے ہو کھانا کیا قصاری شان ہر کھانے کھاتے مرگے تو رگیار مان ہر	ہاتھ سینڈی پر پھرا ناہیر بھی اک طوفان ہر مرگے کتے برہمن انکے اوپر لعن ہر
باد ہووے گر تھین ہکو تباؤ برین	کاہیکو پھرتے ہونا حق پوتے تھین
کان و وسالک رام رہتا تھا شنائی مجھ کو بول اور علم ہو کر بکا قصاب نے لیا تھا مول	گوشت دیتا گا لیکاکرے جو کرتھیر سے نول پھر لیا ہی برہمن نے دس ٹکے دے سکا مول
باد ہووے گر تھین ہکو تباؤ برین	کاہیکو پھرتے ہونا حق پوتے تھین
باپ سالک رام کا قصاب مان قصاب فی جیف ہر قصاب سے کرتے ہو تم کبر و ہنی	جس نے مول اسکو لیا وہ ہو بڑا دل کا شنائی قصاب اس کا بوجھ کر کرتے ہو پھر گو دہنی
باد ہووے گر تھین ہکو تباؤ برین	کاہیکو پھرتے ہونا حق پوتے تھین
دیو تھارے سوئے روپیکے بنا لانا وقت مشکل بیچ کھاتے ہو اسے تم دربر	تم اسے اپنا حنا کر پوتے ہو بار بار جیف ہر جینا تمھارا ٹکونین آتا ہر عار
باد ہووے گر تھین ہکو تباؤ برین	کاہیکو پھرتے ہونا حق پوتے تھین
گاسکے چترے کی جو قبی ہینا کب ہو روا پیار نکلی گاسکے ماتھے سے بان کٹا پڑا	ہینگ بننا گاسکے چتریمیں سے نین مینا دلین اپنے خوب سمجھو کتے کھاتے ہو دعا
باد ہووے گر تھین ہکو تباؤ برین	کاہیکو پھرتے ہونا حق پوتے تھین
جس جگہ شنان کرتے اس جگہ ہوتے ہو کیسی درد سدھی ہونی پہلے علی ہوا سکی مانڈ	جس کا خاوند مر گیا تو اسکو کہتے سنی رائڈ اور جس کا سر منڈا کہتے ہوا اسکو سدھی رائڈ